سیاہ خضاب

احکام و مسائل

ترتیب

مفتی محمد زکریا احمد قاسمی

(بانی و ناظم المعہد العالی الاسلامی، ورنگل، تلنگانہ)

مراجعت و نظر ثانی

مفتی محمد ابوبکر جابر قاسمی

ناظم ادارہ دار الدعوۃ والارشاد و استاذ خیر المدارس، حیدر آباد

سیاہ خضاب

احکام و مسائل

ترتیب

مفتی محمد زکریا احمد قاسمی

(بانی وناظم المعہد العالی الاسلامی، ورنگل، تلنگانہ)

مراجعت ونظر ثانی

مفتی ابوبکر جابر قاسمی

(ناظم دارالدعوۃ والارشاد، واستاذ خیر المدارس، حیدرآباد)

فہرست عناوین

ابتدائیہ

مفتی محمد زکریا صاحب (بانی وناظم: المعہد الاسلامی ورنگل، تلنگانہ) فاضل وفارغ افتاء دارالعلوم دیوبند ہیں، موصوف نے انگریزی زبان کے سیکھنے میں بھی خاصہ وقت صرف کیا ہے، معزز شریف دعوتی خاندان کے چشم وچراغ ہیں، تحریری کام کے سلسلے میں راقم نے انہیں مشورہ دیا تھا کہ ''سیاہ خضاب'' پر مفصل جائزہ لیا جائے، خلوذہن کے ساتھ علمی تحلیل وتجزیہ کیا جائے، جس کے بارے میں عوام اور خواص میں بڑا تساہل دیکھا جارہا ہے، چنانچہ موصوف نے بڑی تحقیق وجستجو کام کیا، تیارہ کردہ مواد اور مزید مراجعت کتب کے بعد میں نے حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی اور مولانا عبید اللہ اسعدی (جامعہ عربیہ ہتھورا، باندہ) حفظہما اللہ سے استفادہ کیا اور مفتی محمد جعفر صاحب ملی (مفتی جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم، اکل کوا) نے بھی اس تحریر ورائے کی تصویب فرمائی، جائز ومکروہ تنزیہی قرار دینے والے بزرگ عالم دین کی تحریروں اور فتاوی کا بندہ زیادہ احسان مند ہے، ان کی تحقیقات اور تدریسی خدمات کا دل وجان سے معترف وقدرداں ہے، حقیقت یہ ہے کہ مکروہ تحریمی ہونے پر حضرت تھانوی رحمہ اللہ کا مفصل ومحقق فتوی ہی کافی تھا، لیکن کچھ اور علمی گوشے اور فکری زاویے مجوزین نے پیش کیے، مہینوں غور وخوض کے بعد بھی ان کی وجہ ترجیح مجھے سمجھ میں نہیں آئی، سیاہ خضاب کا عام حالات میں مکروہ تحریمی ہونا ہی

سمجھ آیا، جو کچھ پیش کیا گیا دلائل جواز کی تنقید، نظر ثانی دیگر اکابر و اصحاب فتاوی سے تبادلۂ خیال کا خلاصہ ہے، کہا جا سکتا ہے کہ یہ مختصر تحریر حضرت حکیم الامت علیہ الرحمۃ کے فتوی کی ہی تشریح و تخریج ہے، پروردگار عالم قبول فرما کر توفیقِ عمل نصیب فرمائے (آمین) واللہ اعلم بالصواب

ابو بکر جابر قاسمی

۱۹ / رجب / ۱۴۴۰

۲۷ / ۳ / ۲۰۱۹ م

بال ایک نعمت ہے

انسانی اعضاء و جوارح جیسے خدائے تعالیٰ کی عظیم نعمتیں ہیں ویسے ہی بال بھی ایک نعمت ہے، اس نعمت کا احساس اس شخص کو ہوگا جو گنجا ہو بال کی نعمت سے محروم ہو۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ ایک پروٹین سے نکلنے والی شئی یعنی (چیز) ہوتی ہے جس سے کالے بال پیدا ہوتے ہیں اور یہ حسن و جمال میں اضافہ کا ذریعہ ہے۔

1 ۔ جسم انسانی کے لیے بال بے حد مفید ہے۔

2 ۔ حسن و جمال کی ایک ممتاز علامت ہے۔

3 ۔ انسانی بال مختلف فضائی تبدیلیوں سے محفوظ رکھتے ہیں جیسے گرمی کی حرارت اور سردی کی ٹھنڈک سے۔

4 ۔ سر کے بال، سر کی حفاظت کا ذریعہ ہے، مختلف قسم کی شعاعوں سے بال کے ذریعہ انسانی سر محفوظ رہتا ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی فوائد ہیں، جن بالوں کے ذریعہ بہت سے بیماریوں سے انسانی جسم محفوظ رہتا ہے۔

سیاہ بال نعمتِ خداوندی

یہ ایک فطری رنگ ہے اس کے علاوہ مختلف جگہوں اور مختلف زمینی خطوں کے رنگ الگ الگ ہوتے ہیں، جیسے مغربی دنیا کے لوگوں کے بال سرخ یا چاکلیٹی رنگ کے ہوتے ہیں لیکن ان میں خوبصورتی کالے رنگ کے بالوں میں نمایاں نظر آتی ہے۔

ماہرین کا کہنا ہے کہ کالے بال انسان کو ایک خوبصورت شکل اور کشش عطا کرتے ہیں کالے بال مختلف قسم کی رنگ والوں کو بھی خوبصورت لگتے ہیں بہ نسبت دوسرے رنگ کے بال ضروری نہیں کہ سب کو خوبصورت لگیں۔

کالے بال چاہے، سیدھے ہوں یا گھنگرالے ہوں اپنے اندر خوبصورتی

رکھتے ہیں، تمام قسم کے بالوں میں کالا رنگ حسن وجمال میں مزید اضافہ کرتا ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ یہ کالا رنگ فطری اور قدرتی ہو تب اس میں خوبصورتی صاف وشفاف نظر آئے گی۔

بال کب سفید ہوتے ہیں

بالوں کی سفیدی درحقیقت عمر کی بڑھوتری سے مربوط ہے حضرت زکریا علیہ السلام نے اپنے بڑھاپے اور بالوں کی سفیدی کو ذکر کیا۔

”رَبِّ إِنِّي وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّي وَاشْتَعَلَ الرَّأْسُ شَيْبًا“ (1)

اے میرے پروردگار! میرے ہڈیاں کمزور ہوگئی اور سر کے بال سفید ہو گئے۔ بالوں کی سفیدی عمر کی ترقی اور بڑھنے سے جڑی ہوئی ہے ملک فہد (سعودیہ عربیہ) ہاسپٹل کے ماہر جلد ڈاکٹر عبداللہ بن صالح المسعود نے کہا: جب انسان کی عمر بڑھنا شروع ہوتی ہے جسم سے میلانین کا مادّہ کم ہونا شروع ہوتا ہے وہ یہ مادّہ ہے جس سے بالوں میں رنگ آتا ہے یہاں تک وقت گزرتے گزرتے وہ مادّہ بننا ختم ہوجاتا ہے جس کی وجہ سے بالوں کا رنگ ختم ہوتا ہے اور بال بغیر رنگ کے بڑھتے ہیں اور جسم میں صرف وہ مادّہ باقی رہتا ہے جس سے بال بنتے ہیں وہ ان (کریتین) ہے۔

بالوں کی سفیدی شروع ہوتی ہے عموماً 30 اور 40 سال کے درمیان سے اور انسان 60 یا 70 سال تک پہنچتے پہنچتے سارے بال سفید ہوجاتے ہیں۔

لیکن کبھی بالوں کی سفیدی 30 سال سے پہلے بھی شروع ہوجاتی ہے۔ بالوں کی جلد سفیدی کے وجوہات حسب ذیل ہیں:

1۔ سخت خوف

---

(1) سورۃ المریم: ٤

2 ۔ شدید پریشانی

3 ۔ اچانک غموں کا سلسلہ

4 ۔ غذاء کی خرابی

5 ۔ وٹامن اور پروٹین کی کمی

6 ۔ جسم انسانی کا بیمار پڑ جانا جیسے ہاضمہ کی خرابی۔تھائیرائیڈ (Thyriod) مسلسل بیمار رہنے کے سبب کمزوری ہے جس سے وہ عمدہ مادّہ ختم ہوجاتا ہے جس سے بال کالے رہتے ہیں۔

7 ۔ موروثی یعنی خاندانی بالوں کا جلد سفید ہونا ہے اس سے بھی بال افراد خاندان کے جلد سفید ہوتے ہیں۔

تاخیر سے بالوں کی سفیدی کے اسباب

بعض وہ اسباب ہیں جن سے بال تاخیر سے سفید ہوتے ہیں یعنی اپنے معتدل وقت کے بعد سفیدی شروع ہوتی ہے وہ وجوہات حسب ذیل ہیں؛

1 ۔ نیند کی مقدار کا پورا ہونا

2 ۔ متوازن غذاء کا استعمال

3 ۔ مچھلی کا استعمال

4 ۔ سگریٹ نوشی سے دور رہنا

5 ۔ بالوں کو روزانہ تیل کی مالش کرنا

6 ۔ کیمیکل چیزوں کا بالوں سے دور رکھنا

7 ۔ B5 کا استعمال یعنی اس وٹامن سے لبریز غذا کا استعمال

8 ۔ کم سے کم شکر کا استعمال

9 ۔ وقتاً فوقتاً بالوں کی صفائی ستھرائی کا خیال رکھنا

10 ۔ قدرتی اور فطری رس کا استعمال جیسے سیب کا جوس وغیرہ

11 ۔ اس غذاء کا استعمال جس میں اٹرن زیادہ ہو

یہ وہ اسباب ہیں جن سے بال ایک لمبی مدت تک کالے رہتے ہیں۔ اگر یہی وجوہات اور اسباب اختیار نہ کیئے جائیں تو بال جلد سفید ہو سکتے ہیں۔

بالوں کی سیاہی کا نبوی نسخہ

بالوں کی سیاہی ایک قدرتی نعمت ہے اور بالوں کا طویل مدت تک سیاہ رہنے کے لیے ہاضمے اور جسمانی صحت کے ساتھ ساتھ بالوں کی نگہداشت بے حد ضروری ہے۔ رائی کے فوائد سے متعلق ایک حدیث: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ رائی کو استعمال کیا کرو۔ کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ ہر بیماری سے شفاء رکھی ہے۔

”عَلَيْكُمْ بِالثُّفَاءِ فَإِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ فِيهِ شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ“ (۱)

فائدہ : رائی کا تیل بالوں میں مضبوطی پیدا کرتا ہے اور اس کی سفیدی کو روکتا ہے اور جلد میں نرمی پیدا کرتا ہے۔

بالوں کی فطری سیاہی کو باقی رکھنے کے لیے سب سے مفید تیل کا کثرت سے استعمال ہے اور یہ نسخہ شمائل کی اس روایت سے مستنبط ہے کہ آپ علیہ السلام اکثر تیل استعمال کیا کرتے

”عن انس بن مالك قال كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُكْثِرُ دُهْنَ رَأْسِهِ“ (۲)

بال میں تیل کا کثرت سے استعمال سنت ہے اور اس سے کئی فوائد ہیں کہ بال

---

(۱) الطب النبوي لأبي نعيم الأصفهاني، الثفاء، ۲/ ۳۰۳، دار ابن حزم، بيروت، الطبعة الأولى: ۲۰۰٦م

(۲) الشمائل المحمدية للترمذي، باب ما جاء في ترجل رسول الله صلى الله عليه وسلم، حديث: ۳۲

مضبوط ہوتے اور گھنے کالے رہتے ہیں۔ دماغ کی خشکی دور ہوتی ہے، سر کی خارش اور کھجلی سے حفاظت ہوتی ہے۔ دماغی سکون ملتا ہے نیند اچھی مقدار میں پوری ہوتی ہے چنانچہ زیادہ فکر اس بات کی ہو کہ بال قدرتی سیاہ کیسے باقی رہیں۔ ہاں اگر سفید ہو جائیں چاہے ناقص غذاء، نزلہ زکان کی کثرت یا ہاضمہ کی خرابی یا کسی اور وجہ سے ہو تو پھر سیاہ خضاب نہ لگائیں بلکہ مہندی کا خضاب لگائیں۔ مہندی کے خضاب سے بھی بال مضبوط ہوتے اور جڑیں طاقتور ہوتی ہیں۔ ناجائز سیاہ خضاب کے بہرحال نقصانات ہیں اس لیے وقتی سیاہی اور عارضی کالے بال کی وجہ سے صحت خراب کرنا کوئی عقلمندی نہیں ہے۔

سفید بال بھی ایک نعمت ہے

وہ عمر جس میں عموماً بال سفید ہی ہوتے ہیں لیکن مہندی کا خضاب لگائیں تو مستحب ہے لیکن اگر کوئی بڑھاپے کی سفیدی کو باقی رکھنا چاہے تو بھی کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

۱۔ عن عمرو بن عَبَسَةَ أنّ رسولَ اللهِ ﷺ قالَ: مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِيْ سَبِيْلِ اللَّهِ كَانَتْ لَهُ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔(۱)

البانی نے اس روایت کو صحیح کہا ہے

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو کوئی اللہ راستے میں بوڑھا ہو جائے سفیدی اس کے لیے قیامت کے دن نور ہوگی۔

۲۔ كعب بن مُرَّةَ قال : سمعتُ رسولَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِيْ الإِسْلَامِ كَانَتْ لَهُ نُوْرًا يومَ الْقِيَامةِ۔(۲)

---

(۱) سنن ترمذی : باب ما جاء في فضل من شاب شيبة في الإسلام ، حديث: ۱٦۳٥

(۲) سنن ترمذی : باب ما جاء في فضل من شاب شيبة في الإسلام ، حديث: ۱٦۳٤

امام ترمذی نے اس روایت حسن صحیح غریب کہا ہے)

کعب بن مرۃ کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جو اسلام کی حالت میں بوڑھا ہوجائے تو وہ (سفیدی) قیامت کے دن نور ہوگی۔ مسند احمد کی روایت ہے۔

۳۔ عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ أنّ رسول اللہ ﷺ لاتَنتِفُوا الشَّيبَ فَإِنَّهُ نُورُ الْمُسلِمِ، مَن شَابَ شَيبَةً فِي الإِسلَامِ كَتَبَ اللهُ له بِهَا حسنَةً و كَفَّرَ عَنهُ بِهَا خَطِيئَةً وَرَفَعَهُ بِهَا دَرَجَةً۔ (۱)

یہ روایت کی سند صحیح لغیرہ ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سفید بال نہ نوچو اس لیے کہ یہ مسلمان کا نور ہے جو اسلام کی حالت میں بڑھاپے کو پہنچ جائے اللہ اس کے لیے اس کے ذریعہ ایک نیکی لکھتے ہیں اور ایک گناہ مٹاتے ہیں اور ایک درجہ بلند کرتے ہیں۔

سفید بالوں کو نوچنے اور اکھیڑنے سے منع کیا گیا کہ یہ نورانیت کا ذریعہ ہے، ان احادیث کے ذریعہ بڑھاپے کی سفیدی کی فضیلت معلوم ہوتی ہے اگر کوئی اس سفیدی کو جائز خضاب مہندی سے رنگنا چاہے تو یہ تبدیلی خلق میں نہیں آئے گا بلکہ دوسری احادیث کی وجہ سے مستحب اور پسندیدہ ہوگا۔

روایت میں آتا ہے کہ سب سے پہلے حضرت ابراہیم کے بال سفید ہوئے تو آپ نے دریافت کیا کہ یہ کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمایا: اے ابراہیم! یہ وقار ہے، ابراہیمؑ نے فرمایا: اے رب وقار کو زیادہ فرما۔

"أَوَّلُ النَّاسِ رَأَى الشَّيبَ فَقَالَ: يَارَبِّ! مَا هَذَا؟ فَقَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى

(۱) مسند احمد، مسند عبد اللہ بن عمرو بن العاص، حدیث:۶۹۶۲

وَقَارًا يَا إِبْرَاهِيمُ! قَالَ: رَبِّ زِدْنِي وَقَارًا۔[1]

البانی اس روایت کوموقوفاومقطوعاصحیح الاسنادکہاہے

ان احادیث کے ذکر کی وجہ یہ ہے کہ ایک بڑا طبقہ سفید بالوں کومعیوب سمجھتا ہے اور یہ ہے کہ وہ سفیدی بتقاضائے عمر پیش آئی ہے پھر اس کو چھپانے کے لیے سیاہ خضاب استعمال کرتے ہیں جو کہ ناجائز ہے۔سفیدی کوئی عیب نہیں ہے بلکہ مناسب عمر میں بڑھاپہ کی وجہ سے سفید بال آئے ہیں تو یہ فضیلت اورنورانیت کاذریعہ اورسبب ہیں۔ اگر سفید بال مناسب عمر سے پہلے محسوس ہوئے تو یہ مختلف وجوہات کی وجہ سے ہوسکتے ہیں جس کوذکرکیاجاچکاان کے لیے جائزمہندی کاخضاب استعمال کرناپسندیدہ ہوگا۔

قال ابن العربي: وإنما نهى عن النتف دون الخضب؛ لأن فيه تغيير الخلقة من أصلها، بخلاف الخضاب؛ فإنه لا يغير الخلقة على الناظر۔[2]

ابن العربی نے فرمایا: حدیث میں ممانعت نوچنے سے ہے کیونکہ تبدیلی خلق ہے اور خضاب سے ممانعت نہیں کیونکہ دیکھنے والے کوخضاب سے تبدیلی خلق نہیں محسوس ہوتا۔

خضاب کی تحقیق

"خَضَبَ" کے معنی رنگنا یعنی بالوں کومہندی سے یا کسی رنگ سے رنگنا۔ خضاب وہ چیز جس سے رنگ کیاجائے مہندی یا کوئی اوررنگ وغیرہ۔

"خَضَبَ الرَّجُلُ شَيْبَهُ" آدمی نے اپنے سفید بالوں کورنگ کیا۔جس کے

---

(۱)شعب الإيمان، فصل في كراهية نتف الشيب، حديث: ٥٩٧٥

(۲)عمدة القاري شرح صحيح البخاري، باب الجعد: ٢٢ / ٥١، دار الاحياء التراث العربي، بيروت

بال رنگے ہوئے ہوں اس کو مخضوب کہتے ہیں۔ (۱)

قال الجوہری: "الخضاب مایُختضَبُ به" : جوہری نے کہا: خضاب جس چیز کے ذریعہ رنگا جائے۔ (۲)

اور عام طور پر خضاب کا استعمال اُس وقت ہوتا ہے جب سر میں یا ڈاڑھی میں سفید بال آنے لگتے ہیں تو اُس کی سفیدی کو چھپانے یا دور کرنے کے لیے خضاب کا استعمال کیا جاتا ہے جس سے سفیدی چھپ جاتی ہے اور خوبصورتی میں اضافہ بھی ہوجاتا ہے۔

نوٹ:۔ عربی میں خضاب کا لفظ اُسی وقت استعمال ہوگا جبکہ اُس میں حنا ملی ہو اگر حنا نہ ہو خالص کوئی پودا یا رنگ ہو تو صبغ کا لفظ مستعمل ہوتا ہے خضاب کا لفظ نہیں،

"واذاکان بغیرالحناء قیل صبغ شعرہ ولایقال خضبہ"۔ (۳)

خضاب کے استعمال کی ترغیب

ابتدائے اسلام میں نبیٔ پاک ﷺ اہلِ کتاب کی موافقت پسند فرماتے تھے، پھر مدینۂ منورہ ہجرت فرمانے کے بعد آپ ﷺ نے اہلِ کتاب کی مخالفت کا حکم دیا مدینہ میں یہود ڈاڑھی سفید رکھتے تھے اور خضاب کا استعمال نہیں کرتے تھے آپ ﷺ ہمیشہ اس بات کے خواہاں رہتے تھے کہ مسلمان خالص دینی اعمال کے ساتھ ساتھ اپنی ظاہری وضع وقطع میں بھی غیر مسلم اقوام کی نقالی نہ کریں۔

فتحِ مکہ کے موقع سے حضرت ابوبکرؓ کے والد حضرت ابوقحافہؓ خدمتِ اقدس میں

---

(۱) تاج العروس، المرتضی الزبیدی، خضب، ۲/ ۳٦٦، دار الھدایة.

(۲) عمدة القاري، باب الخضاب، ۲۲/ ۵۰، دار احیاء التراث العربي بیروت

(۳) الجامع فی احکام اللحیة: ۲۵۹

لائے گئے' ان کے سر اور ڈاڑھی کے بال بہت سفید تھے اس موقع سے آپ ﷺ نے ان کو خضاب لگانے کی تلقین کی۔

حضرت ابو اُمامہؓ کی روایت ہے کہ فرمایا: رسول اللہ ﷺ انصار کے چند بزرگ بوڑھے لوگوں کے پاس آئے جن ڈاڑھیاں سفید تھیں آپؐ نے فرمایا: اے انصار کی جماعت اپنے بالوں کو سرخ یا پیلے (زرد) خضاب کیا کرو اور اہل کتاب کی مخالفت کرو۔

"عن ابی امامة قال: خَرَجَ رسولَ اللهِ ﷺ علٰی مشیخَةٍ من الانصارِ بیضٍ لُحَاهم فقال: یامعشرَ الانصارِ حَمِّرُوا وصَفِّرُوا وَخالفُوا أهلَ الکتابِ"۔(۱)

علامہ ہیثمی فرماتے ہیں: امام احمد اور طبرانی نے اسے روایت کیا ہے، احمد کے رجال صحیح کے رجال ہیں، قاسم کے علاوہ، وہ بھی ثقہ ہیں، ان کے سلسلے میں کلام کیا گیا ہے، جو نقصان دہ نہیں ہے۔(۲)

حضرت زبیر بن عوامؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سفیدی کو بدل دو اور یہود کی مشابہت اختیار مت کرو۔ یعنی خضاب ان کی مخالفت کرو، عن الزبیربن العوام قال رسول الله ﷺ غَیِّرُوا الشِیبَ ولاتشَبَّهُوا بالیهودِ۔(۳)

امام ترمذی نے اس روایت کو حسن صحیح کہا ہے

الغرض احادیث کے وارد ہونے کی وجہ سے خضاب استعمال کرنا مستحب ہے۔

وقال الإمام النوويؒ : ومذهبنا استحباب خضاب الشیب للرجل والمرأة إلي آخره الخ(۴)

---

(۱)مسند احمد، أمامة الباهلی ، حدیث: ۲۲۲۸۳

(۲)مجمع الزوائد، باب مخالفة أهل الکتاب فی اللباس، حدیث: ۸۵۷۶

(۳)سنن الترمذی، باب ما جاء في الخضاب، حدیث: ۱۷۵۲

(۴)رد المحتار : مسائل شتی : ۷۵۶/۶، دار الفکر، بیروت

وقال الحافظ بن حجرؒ : ولكن الخضاب مطلقا أولي لأنه فيه امتثال الأمر في...... الخ [1]

وفي الدر المختار : يستحب للرجال خضاب شعره ولحيته...... الخ [2]

نیز خضاب کا استعمال دیکھنے والوں کو بھی خوشنما نظر آتا ہے، جلد، صحت اور بالوں کے لیے بھی نہایت مفید ہے۔ جو دماغ کو بھی تقویت دیتا ہے اور بالوں کو بھی مضبوط کرتا ہے۔ [3]

کیا حضور ﷺ نے خضاب استعمال کیا

اس سلسلہ میں روایتوں میں اختلاف پایا جاتا ہے، حضرت ابورمثہؓ کی ایک روایت میں ریش مبارک میں مہندی اور ایک میں زرد خضاب کے استعمال کا کیا ذکر ہے۔

"وَكَانَ قَدْ لَطَخَ لِحْيَتَهُ بِالْحِنَّاءِ" [4]

البانی نے اس روایت کو صحیح کہا ہے)

آپ ﷺ کے زرد خضاب کے استعمال کرنے کی ایک روایت حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے بھی منقول ہے

"إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يُصَفِّرُ بِهَا لِحْيَتَهُ" [5]

لیکن اکثر روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ خضاب کے استعمال کی نوبت آتی اتنی کم تھی

---

(۱) فتح الباري: قوله باب الخضاب: ۱۰/ ۳۵۵، دار المعرفة بيروت

(۲) الدر المختار: باب الاستبراء وغيره: ۶/ ۶۶۶۸

(۳) مستفاد: قاموس الفقہ: ۳/ ۳۴۱، دار العلوم زکریا: ۷/ ۴۱۵

(۴) نسائي، الخضاب بالحناء والكتم، حديث: ۵۰۸۳

(۵) سنن النسائي: الخضاب بالصفرة، حديث: ۵۰۸۵

کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں چاہتا تو شمار کر لیتا۔

"لَوْ شِئْتُ أَنْ أَعُدَّ شَمَطَاتِهِ" (۱)

چنانچہ اکثر محققین کا خیال یہی ہے کہ آپ ﷺ نے سیاہ خضاب کا استعمال نہیں فرمایا، ہاں آپ کبھی رنگین عطر استعمال فرماتے جس سے بعض دفعہ لوگوں کو غلط فہمی ہو جاتی' نسائی کی ایک روایت میں قریب قریب اس کی صراحت موجود ہے، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ زرد خوشبو داڑھی میں استعمال کرتے تھے، تو فرمایا کہ میں نے خود رسول اللہ ﷺ کو ریش مبارک میں یہ رنگ استعمال کرتے دیکھا ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اصل میں بطور خوشبو اس رنگ کا عطر استعمال فرماتے تھے جس سے سفید بالوں پر زردی آ جاتی تھی اور بعض لوگ ازواجِ مطہرات کے پاس موجود موئے مبارک، سرخ یا خضاب میں رنگے ہوئے ہونے کا ذکر ہے، اس کا منشاء بھی یہی ہے۔ امام طبری نے دونوں حدیثوں میں یہ تطبیق دی ہے کہ جن لوگوں نے خضاب کی بات نقل کی ہے، انہوں نے نے اپنا مشاہدہ نقل کیا، بعض اوقات آپ ﷺ نے خضاب فرمایا! جو لوگ اس کا انکار کرتے ہیں تو یہ اکثر اور فی الغالب حالت پر محمول ہے۔

"وقال الطبری فی الجمع بین الحدیثین: من جزم بأنه خضب فقد حکی ما شاهد، وکان ذلك فی بعض الأحیان، ومن نفی ذلك فهو محمول علی الأکثر الأغلب من حاله صلی الله علیه وسلم"۔ (۲)

---

(۱) بخاری، باب مایذکر فی الشیب، حدیث: ۵۸۹۵

(۲) نیل الاوطار: ۱/۱۵۴ا۔، دار الحدیث، مصر، الطبعة الأولی: ۱۴۱۳ھ۔۱۹۹۳م، قاموس الفقہ ۳، ۳۴۱ زیب و زینت کے شرعی مسائل

حضراتِ صحابہؓ کا عمل

ذیل میں ذکرہ کردہ روایات سے صحابہ کرام کے تین قسم کا طرزِ عمل معلوم ہوتا ہے، سفیدی پر باقی رہنا، زرد یا لال رنگ سے خضاب کرنا، خالص سیاہ خضاب استعمال کرنا۔

☆ذیل کی احادیث و آثار اور عمل سلف و تابعین سے سفیدی کو باقی و برقرار رکھنا ثابت ہو رہا ہے۔

۱۔عن الشعبی قال: رأیتُ علیًا أبیضَ الرأسِ وَاللِّحیَةِ، قَدْ ملأت ما بین منکبیه " (۱)

۲۔عن المستمر قال: رأیت جابر بن زید أبیض اللحیة" (۲)

۳۔عن هلال بن یساف قال: قدمت البصرة، فدخلت المسجد فإذا أنا بشیخ أبیض الرأس واللحیة مستند علی اسطوانة فی حلقة یحدثهم، فسألت: من هذا؟ قال عمران بن حصین۔ (۳)

۴۔ عن سیار بن سلامة قال: رأیت أبا برزة أبیض الرأس واللحیة "(۴)

۵۔عن عتی بن ضمرة قال: رأیت أبی بن کعب ابیض اللحیة وأبیض الرأس "(۵)

---

(۱) جامع فی أحکام اللحیة: اس کو ابن سعد، طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

(۲) جامع فی أحکام اللحیة: اس کو ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے، اس کی سند صحیح ہے۔

(۳) جامع فی أحکام اللحیة: اس کو ابن سعد نے روایت کیا ہے اور یہ روایت حسن ہے۔

(۴) جامع فی أحکام اللحیة: اس کو ابن سعد اور طبری نے "تہذیب الآثار" میں روایت کیا ہے، اس کی سند حسن ہے۔

(۵) جامع فی أحکام اللحیة: اس کو طبری نے تہذیب الآثار میں ذکر کیا ہے، اس کی سند صحیح ہے۔

٦۔عن الفطر قال: رأيت مجاهدا ، شديد بياض الرأس واللحية، ورأيت سعيد بن جبير أبيض اللحية "(١)

٧۔عن عبدالعزيز بن ابي سليمان ابي المودود قال: رأيت السائب بن يزيد أبيض الرأس واللحية " (٢)

٨۔عن ايوب قال: كان سعيد بن جبير شديد بياض اللحية" (٣)

٩۔عن أبي بكر بن عياش قال : حبيب و أبو حصين ، وإبراهيم بن مهاجر لا يخضبون، كانت رؤوسهم بيضاء" (٤)

☆ نیچے ذکر کی گئی احادیث وآثار اور عمل سلف وتابعین سے زرد یا لال رنگ سے خضاب کرنا ثابت ہے۔

١۔عن أنس خادم النبي صلى الله عليه وسلم قال قدم النبي صلى الله عليه وسلم وليس في أصحابه أشمط غير أبي بكر فغلفها بالحناء والكتم " (٥)

٢۔عن ثابت قال : سئل أنس بن مالك عن خضاب النبي صلى الله عليه وسلم فقال: لو شئت أن أعد شمطات كن في رأسه ولحيته، فقلت: ولم يخضب وقد اختضب أبو بكر بالحناء والكتم بالحناء بحتا" (٦)

(١) جامع فی أحکام اللحیۃ :اس کوابن ابی شیبہ اورابن سعد نے روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

(٢) جامع فی أحکام اللحیۃ :اس کوابن ابی شیبہ نے مصنف میں میں روایت کیا ہے، اس کی سند حسن ہے۔

(٣) جامع فی أحکام اللحیۃ :اس کوابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

(٤) الجامع في أحكام اللحية لعلي بن أحمد بن حسن الرازحي:٢٩٧۔٢٩٩
جامع فی أحکام اللحیۃ: اس کو طبرانی نقل کیا ہے۔

(٥) جامع فی أحکام اللحیۃ :اس کوامام بخاری نے روایت کیا ہے

(٦) جامع فی أحکام اللحیۃ :اس کوامام مسلم نے روایت کیا ہے۔

۳۔عن قیس بن حازم قال: کان أبو بکر یخرج إلینا وکأن لحیته ضرام عرفج من الحناء والکتم "(۱)

۴۔عن مجاھد عن ابن عمر قال: رأیت أبا بکر یخضب بالحناء والکتم ،وکان عمر لا یخضب ، وقال: سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول: من شاب شیبة فی سبیل الله کانت له نورا یوم القیامة " (۲)

۵۔عن عبد الرحمن بن سعد قال: رأیت عثمان بن عفان وھو یبنی الزوراء علی بغلة شھباء مصفرا لحیته "(۳)

۶۔ عن کلیب بن وائل قال: رأیت ابن عمر یصفر لحیته" (۴)

۷۔ عن اسماعیل قال: رأیت أنس بن مالك وعبد الله بن أبی اوفی وخضبھما أحمر" (۵)

۸۔ عن ابی خلدة قال: رأیت جابر بن زید یصفر لحیته" (۶)

۹۔ عن عطاء قال: رأیت ابن عباس قال رأیت ابن عباس وابن عمر

---

(۱) جامع فی أحکام اللحیة: اس کوابن سعد نے طبقات میں روایت کیا ہے:۱۳۴/۳

(۲) جامع فی أحکام اللحیة: اس کو طبرانی نے اوسط میں روایت کیا ہے اس کی سند صحیح لغیرہ ہے۔

(۳) جامع فی أحکام اللحیة: اس کوابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے، یہ اثر صحیح ہے

(۴) جامع فی أحکام اللحیة: اس طبری نے "تہذیب الآثار" میں روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

(۵) جامع فی أحکام اللحیة: اس کوابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے اس کی سند صحیح ہے۔

(۶) جامع فی أحکام اللحیة: اس ابن سعد نے الطبقات الکبری میں روایت کیا ہے، اس کی سند صحیح ہے۔

یصفران لحاهما" (۱)

۱۰۔عن حریز قال: رأیت عبد الله بن بسر یصفر لحیته ورأسه" (۲)

۱۱۔عن خالد بن دینار: رأیت أنسا وأبا العالیة وأباسوار یصفرون لحاهم" (۳)

۱۲۔عن محمد بن سیرین قال: کان أبو هریرة یخضب؟ قال: نعم، خضابي هذا، وهو یومئذ بحناء" (۴)

۱۳۔ عن عبد الملك بن عمیر قال: رأیت المغیرة بن شعبة یخضب بالصفرة، ورأیت جریر بن عبد الله یخضب بالصفرة والزعفران " (۵)

۱۴۔عن عثمان بن عبد الله بن سراقة قال: رأیت أبا قتادة وأباهریرة وابن عمر وأبا أسید الساعدي یمرون ونحن في الکتاب نجد منهم ریح العبیر ویصفرون لحاهم" (۶)

---

(۱) جامع في أحکام اللحیة: اس کوابن ابي شیبہ نے روایت کیا ہے،اس کی اثر صحیح ہے۔

(۲) جامع في أحکام اللحیة: اس کوابن ابي شیبہ نے مصنف نے روایت کیا ہےاوراسکی سند صحیح ہے۔

(۳) جامع في أحکام اللحیة: اس کوابن ابي شیبہ نے مصنف نے روایت کیا ہے۔

(۴) جامع في أحکام اللحیة: اس کوابن سعد نے روایت کیا ہے،اس کی سند صحیح ہے۔

(۵) جامع في أحکام اللحیة: اس کوابن ابي شیبہ نے روایت کیا ہےاس کی سند حسن ہے۔

(۶) جامع في أحکام اللحیة: اس کوطبری نے روایت کیا ہے،علامہ ہیثمی نے اس کے رجال کوصحیح کہا ہے۔

زرد اور سرخ خضاب کے استعمال میں سلف کا معمول اس طرح رہا ہے۔

۱۔عن الشیبانی قال: رأیت ابن الحنفیة وإن رأسه ولحیته قانیتان قد خضبهما بالحناء“ (۱)

۲۔عن اسماعیل قال: رأیت الأحنف بن قیس یصفر لحیته“ (۲)

۳۔ عن عمار عن علی بن الحسین أنه رأی أهله یخضبون بالحناء والکتم “ (۳)

اس کے علاوہ دیگر روایات میں زید بن وہب ”زید وهب یصفر لحیته“عبدالرحمن بن الاسود بن عبد یغوث ”وکان أبیض الرأس واللحیة “ اسی طرح قیس اور ابن عون ” عن اسماعیل رأیت قیسا یصفرلحیته ورأیت ابن عون یصفر لحیته“ اسی طرح صفوان کہتے ہیں: ” رأیت عبد الله بن بسر المازنی صاحب رسول الله صلی الله علیه وسلم وخالد بن معدان، وأبارشد، ونمران أبا الحسن، وعبد الرحمن بن حمیر، وضمضم أبا لمثنی الأملوکی، وأباهبیرة الرحبی، وعبد الرحمن بن عرس الحمیری یصفرون لحاهم“ اسی طرح موسیٰ بن انس ” محمد بن واسع قال: رأیت موسی بن أنس یخضب بالحناء“ اسی طرح ابوبکر بن حزم” قال عبد الرحمن : ورأیت أبابکر بن حزم یصفر لحیته قد ما یغیر

---

(۱) جامع فی أحکام اللحیة: اس کو ابن ابی شیبہ نے مصنف میں روایت کیا ہے اس کی سند صحیح ہے۔

(۲) جامع فی أحکام اللحیة: اس کو طبری نے ”تہذیب الآثار“ میں روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

(۳) جامع فی أحکام اللحیة: اس کو ابن سعد نے روایت کیا ہے اس کی سند حسن ہے۔

الشیب قلیلا " [1]

اس کے علاوہ دیگر سلف کا اس حوالے سے معمول مفصلاً مذکورہ بالا کتاب میں موجود ہے۔

☆اگلی آنے والی احادیث وآثار اور عمل سلف وتابعین سے سیاہ خضاب کا استعمال ثابت ہوتا ہے۔

۱۔ عن معمر عن الزهری قال: كان الحسن بن علی یخضب بالسواد (۲)

۲۔عن معمر عن الزهری : كان الحسین یخضب بالسواد (۳)

۳۔عن محمد بن اسحاق قال: كان أبو جعفر یختضب بثلثی حناء وثلث وسمة" (۴)

۴۔عن ابو عشانة المعافری قال : رأیت عقبة بن عامر یخضب بالسواد ویقول: نسود أعلاها وتبقی أصولها" (۵)

۵۔رأیت عقبة بن عامر یخضب بالسواد ویقول : نسود أعلاها وتبقی أصولها" (۶)

---

(۱) جامع فی أحکام اللحیة: یہ تمام روایتیں صحیح ہیں۔

(۲) جامع فی أحکام اللحیة: اس کو عبدالرزاق نے مصنف میں روایت کیا ہے اس کی سند صحیح ہے۔

(۳) جامع فی أحکام اللحیة: اس کو طبرانی نے روایت کیا ہے اس کی سند صحیح ہے۔

(۴) جامع فی أحکام اللحیة: اس کو ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے اس کی سند صحیح ہے۔

(۵) جامع فی أحکام اللحیة: اس کو طبرانی نے روایت کیا ہے۔

(۶) جامع فی أحکام اللحیة: اس کو ابن سعد نے روایت کیا ہے علامہ ہیثمی نے اس کی سند کو کے رجال کو صحیح کہا ہے۔

۵۔ عن عبد اللہ بن موھب قال: رأیت موسی بن طلحة یخضب بالسواد [۱]

۶۔عن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن موھب قال: رأیت نافع بن جبیر یختضب بالسواد [۲]

۷۔ عن ابن شھاب عن سعد بن ابی وقاص : أنه کان یخضب بالسواد " [۳]

۸۔ابن خالد الوابصی قال: رأیت علی بن عبد اللہ بن عباس یصبغ بالسواد " [۴]

۹۔یقول عمرو بن صفوان : رأیت عروۃ بن زبیر یخضب بالوسمة" [۵]

۱۰۔ عن الزھری عن عامر بن سعد أن سعدا کان یخضب بالسواد [۶]

خضاب افضل ہے یا سفید بال چھوڑنا؟

سوال:۔ مذکورہ بالا احادیث سے تو سفید بال رکھنے کی بھی فضیلت وشرف معلوم ہوتا ہے

---

(۱) جامع فی أحکام اللحیة: اس کو ابن ابي شیبہ نے روایت کیا ہے۔

(۲) جامع فی أحکام اللحیة: اس ابن ابي شیبہ نے روایت کیا ہے، ابن سعد نے بھی اس کو نقل کیا ہے اس کی سند صحیح ہے۔

(۳) جامع فی أحکام اللحیة: اس کو ابن سعد الطبقات الکبری میں نقل کیا ہے۔

(۴) جامع فی أحکام اللحیة: اس کو ابن سعد الطبقات میں ذکر کیا ہے

(۵) جامع فی أحکام اللحیة: اس کو طبری نے تہذیب الآثار میں نقل کیا ہے۔

(۶) جامع فی أحکام اللحیة: اس کو طبرانی نے روایت کیا ہے اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

الجامع فی أحکام اللحیة: ۳۰۰۔۳۰۶۔

جبکہ ابوقحافہؓ کو اللہ کے نبی نے خضاب کا حکم دیا اور سفید بال کو بدلنے کا حکم دیا ہے؟ تو دونوں میں افضل اور بہتر کیا ہے کہ جس پر عمل کیا جاسکے؟

جواب:۔ علمائے کرام نے دونوں احادیث میں درج ذیل تطبیق دی ہے۔

(۱) جس کے ڈاڑھی بہت زیادہ سفید ہو حضرت ابوقحافہؓ کی ڈاڑھی کی طرح تو اسے خضاب استعمال کرنا چاہئے، مگر کسی کے بال اتنے زیادہ سفید نہ ہوں خضاب کے بغیر بھی اچھے معلوم ہوتے ہوں تو اس کے لیے خضاب استعمال نہ کرنا بھی دُرست ہے۔

(۲) جس علاقہ اور ماحول میں لوگ عام طور پر خضاب استعمال کرتے ہوں وہاں استعمال کیا جائے اور جہاں رواج نہ ہو اور لگانے کی وجہ سے مرکزِ توجہات بننے کا اندیشہ ہو تو وہاں استعمال نہیں کرنا چاہئے۔

چنانچہ امام نوویؒ فرماتے ہیں:

قال القاضی: وقال غیرہ (أی غیر الطبرانی) ہو علی حالین: فمن کان فی موضع عادۃ أہل الصبغ أوترکہ فخروجہ عن العادۃ شہرۃ ومکروہ، والثانی أن یختلف باختلاف نظافۃ الشیب، فمن کانت شیبتہ تکون نقیۃ أحسن منہا مصبوغۃ، فالترك اولی، ومن کانت شیبتہ تستبشع فالصبغ اولی۔ (۱)

الغرض رواج عرف اور حالت کے اعتبار سے افضلیت کا معیار بدل جائے گا۔ اسی کے مطابق عمل کرنا بہتر ہوگا۔

عربوں میں خضاب کے استعمال کا رواج عام تھا، اس لیے خضاب کا استعمال انگشت

(۱) شرح النووی علی مسلم، باب استحباب خضاب الشیب بصفرۃ: ۱۴/ ۸۰، دار احیاء التراث العربی، بیروت، فتاوی دار العلوم زکریا ۷/ ۴۲۰ ـ ۷/ ۷۲۱

نمائی کا باعث نہ بنتا تھا' دوسرے خضاب سے اجتناب یہود کی شناخت تھی' اور آپ ﷺ ایک مشترک معاشرہ میں صحابہؓ کو ان سے ممتاز دیکھنا چاہتے تھے' ایک ایسے سماج میں جہاں یہ دونوں باتیں نہ پائی جاتی ہوں' سیاہ کے علاوہ کسی اور رنگ کا خضاب انگشت نمائی اور فقہاء کی زبان میں شہرت کا باعث بن جاتا ہے۔ (۱)

سیاہ خضاب کا حکم

چند مخصوص احوال کے علاوہ عام حالات میں ایسے خضاب کا استعمال کرنا جس سے بالوں کی سیاہی اصلی سیاہی معلوم ہونے لگے' فقہاءِ اُمت کے اس بارے میں دو قول ہیں۔

کیونکہ روایت کے بعض الفاظ اور بعض حضرات صحابہؓ کے عمل سے گنجائش معلوم ہوتی ہے تو دوسری طرف احادیث میں سختی کے ساتھ اس سے اجتناب کا حکم اور استعمال کرنے والوں پر سخت وعید آئی ہے۔

لیکن یہ بات یاد رکھئے! کہ یہ اختلاف ایسے خضاب کے بارے میں ہے جو مکمل طور پر سیاہ ہو' اگر سیاہی مکمل سیاہ نہ ہو مثلاً گہرا سرخ تو اس کا استعمال بالاتفاق جائز ودُرست بلکہ اولیٰ ہے۔

مجوزین اور ان کے دلائل

ویسے تو جواز کا قول صراحت کے ساتھ کسی نے اختیار نہیں کیا ہے البتہ جن حضرات کی عبارات سے جواز کا شبہ ظاہر ہوتا ہے یا جنہوں نے عام حالات میں سیاہ خضاب لگانے کو مکروہِ تنزیہی کہا ہے جو فی الجملہ جواز ہی ہوتا ہے اُن کی عبارات' جواز کے محرکات اور

(۱) مستفاد: قاموس الفقہ: ۳/ ۳۴۱

ممانعت والی احادیث کی کی گئی توجیہ کو بیان کیا جاتا ہے۔

☆ مشہور صاحب نظر، محقق ومصنف، کہنہ مشق عالم دین، مفتی شبیر احمد صاحب قاسمی دامت برکاتہم (استاذ حدیث وافتاء جامعہ قاسمیہ شاہی مراد آباد) جنہوں نے دونوں قسم کی احادیث میں غور کرنے کے بعد یہ فیصلہ کیا ہے کہ سیاہ خضاب لگانا مکروہ تنزیہی ہے اور سیاہ خضاب لگانے والے کی امامت بلا کراہت دُرست ہے۔

اور مسلم شریف کی روایت: "غَيِّرُوا هٰذَا بِشَيْءٍ وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ" [1]

کی توجیہ اور تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ اس حدیث میں "غَيِّرُوْا" اور "وَاجْتَنِبُوْا" دونوں امر کے صیغے ترغیب پر محمول ہیں وجوب پر نہیں ہیں، یعنی سیاہ خضاب سے اجتناب کی ترغیب دی گئی ہے واجبی حکم نہیں ہے۔ کیونکہ اگر دوسرے امر کے صیغہ کو وجوب پر محمول کریں گے تو پہلے امر کا صیغہ بھی وجوب پر محمول کیا جائے گا، جس کا مطلب یہ ہوگا کہ سفید بالوں کو کسی خضاب وغیرہ کے ذریعہ بدلنا واجب ہے، جبکہ اس کے وجوب کا کوئی قائل نہیں ہے، الغرض نتیجہ نکلا کہ سیاہ خضاب سے بچنے کا حکم ترغیبی ہے واجبی نہیں ہے۔

واختلاف السلف في فعل الأمرين بحسب اختلاف أحوالهم في ذلك مع أن الأمر والنهي في ذلك ليس للوجوب بالاجماع...... الخ [2]

اور ابوداؤد شریف کی روایت (يَكُوْنُ قَوْمٌ يَخْضِبُوْنَ...... الخ [3]

البانی نے اس روایت کو صحیح کہا ہے) آخری زمانہ میں ایسی قوم آئے گی جو سیاہ خضاب لگائے گی اور جنت کے خوشبو نہیں سونگھ سکیں گی) کے تحت فرمایا کہ سیاہ خضاب

---

(۱) صحيح مسلم، باب في صبغ الشعر وتغيير الشيب، حديث: ۲۱۰۲

(۲) شرح نووي على المسلم: ۱۴/ ۸۰، دار احياء التراث العربي، بيروت

(۳) سنن ابي داؤد: باب ما جاء في خضاب السواد، حديث: ۴۲۱۲

لگانے کو حضور نے اس قوم کی پہچان قرار دیا۔ وعید کی علت قرار نہیں دی ہے۔ یعنی جنت کی خوشبو سے محرومی سیاہ خضاب لگانے کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ جولوگ جنت کی خوشبو نہ سنیں گے ان کی پہچان سیاہ خضاب ہوگی۔

الغرض نتیجہ نکلا کہ سیاہ خضاب وعید کی علت نہیں ہے، جب علت قرار نہیں دی ہے اس سے بچنا بھی واجب ہے۔

حضرت مفتی صاحب نے یہ بھی فرمایا ہے کہ مذکورہ دونوں روایتیں (جن کے راوی عبداللہ بن عباسؓ اور عامر بن عبداللہؓ ہیں) بالاتفاق ظنی الثبوت ہے، اور جواز کی روایات کی وجہ سے ان دونوں روایتوں کی دلالت بھی بالاتفاق ظنی ہے، اور جو روایتیں ظنی الثبوت اور ظنی الدلالت ہوتی ہیں، ان سے کراہتِ تحریمی اور حرمت کا ثبوت نہیں ہوتا؛ بلکہ کراہتِ تنزیہی کا ثبوت ہوتا ہے۔ (۱)

سلفِ صالحین کے عمل سے سیاہ خضاب پر استدلال

بعض سلفِ صالحین کے عمل سے سیاہ خضاب کی گنجائش معلوم ہوتی ہے۔

۱۔ عن معمر عن الزهری قال: كان الحسن بن علی یخضب بالسواد (۲)

۲۔ عن معمر عن الزهری: كان الحسين یخضب بالسواد (۳)

---

(۱) تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: فتاویٰ قاسمیہ: ۲۳/۶۰۳ ـ ۶۰۸

(۲) جامع فی أحكام اللحية: اس کو عبدالرزاق نے مصنف میں روایت کیا ہے اس کی سند صحیح ہے۔

(۳) جامع فی أحكام اللحية: اس کو طبرانی نے روایت کیا ہے اس کی سند صحیح ہے۔

۳۔عن محمد بن اسحاق قال: کان أبو جعفر یختضب بثلثي حناء وثلث وسمة" [۱]

۴۔عن ابو عشانة المعافری قال : رأیت عقبة بن عامر یخضب بالسواد ویقول: نسود أعلاها وتبقی أصولها" [۲]

۵۔رأیت عقبة بن عامر یخضب بالسواد ویقول : نسود أعلاها وتبقی أصولها" [۳]

۵۔ عن عبد الله بن موهب قال: رأیت موسی بن طلحة یخضب بالسواد [۴]

۶۔عن عبد الله بن عبد الرحمن بن موهب قال: رأیت نافع بن جبیر یختضب بالسواد [۵]

۷۔ عن ابن شهاب عن سعد بن ابی وقاص : أنه کان یخضب بالسواد " [۶]

---

(۱) جامع فی أحکام اللحیة: اس کوابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے اس کی سند صحیح ہے ۔

(۲) جامع فی أحکام اللحیة: اس کوطبرانی نے روایت کیا ہے۔

(۳) جامع فی أحکام اللحیة: اس کوابن سعد نے روایت کیا ہے علامہ ہیثمی نے اس کی سندکو کے رجال کوصحیح کہا ہے۔

(۴) جامع فی أحکام اللحیة: اس کوابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

(۵) جامع فی أحکام اللحیة میں ہے: اس ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے،ابن سعد نے بھی اس کو نقل کیا ہے اس کی سند صحیح ہے۔

(۶) جامع فی أحکام اللحیة: اس کوابن سعدالطبقات الکبری میں نقل کیا ہے۔

۸۔ابن خالد الوابصي قال: رأيت علي بن عبد الله بن عباس يصبغ بالسواد" (۱)

۹۔يقول عمرو بن صفوان : رأيت عروة بن زبير يخضب بالوسمة" (۲)

۱۰۔ عن الزهري عن عامر بن سعد أن سعدا كان يخضب بالسواد (۳)

۱۱۔ذكر ابن أبي عاصم بأسانيد: إن حسنا وحسينا رضي الله عنه كانا يختضبان به، اي بالسواد، وكذلك ابن شهاب، وقال: احبه الينا أحنكه، وكذلك شَرُحِبِيل بن سَمُط، وقال عَنُبَسَةُ بن سعيد: إنما شعرك بمنزلة ثوبك فاصبغه بأيّ لون شئت، واحبه إلينا أحنكه۔ (۴)

ابن ابی عاصم نے اسانید سے ذکر کیا کہ حضرت حسنؓ حضرت حسینؓ وغیرہ اصحابؓ سیاہ خضاب لگاتے تھے، اسی طرح ابن شہاب نے فرمایا کہ میرے نزدیک اس کی سیاہی پسندیدہ ہے اسی طرح شرجیل بن سمط اور عینیہ بن سعید نے کہا: آپ کے بال کپڑے کی طرح ہے جونسا رنگ چاہے اس کو رنگ دو اور مجھے اس کی سیاہی زیادہ پسندیدہ ہے۔

اور اسماعیل بن ابی عبداللہ سیاہ خضاب لگاتے تھے اور عمر بن خطابؓ سیاہ خضاب کا حکم دیتے تھے اور کہتے تھے کہ بیوی کی خوشی کا ذریعہ اور دشمنوں میں ہیبت اور رُعب پیدا کرنے والا ہے۔ (۵)

---

(۱) جامع فی أحکام اللحیۃ: اس کو ابن سعد الطبقات میں ذکر کیا ہے

(۲) جامع فی أحکام اللحیۃ: اس کو طبری نے تہذیب الآثار میں نقل کیا ہے۔

(۳) جامع فی أحکام اللحیۃ: اس کو طبرانی نے روایت کیا ہے اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

الجامع فی أحکام اللحیۃ: ۳۰۰۔۳۰۶۔

(۴) عمدة القاري شرح صحيح البخاري، باب الجعد: ۲۲ / ۱۵

(۵) فتاویٰ دارالعلوم زکریا، ج ۷/ ۶۱۷

امام احمد بن حنبلؒ سے روایت دو طرح کی ہے، ایک جواز اور دوسری عدم جواز کی۔ شافعیہ سے بھی دو روایتیں ہیں لیکن مشہور یہ ہے کہ مکروہ ہے۔

اوپر کی تحقیق سے پتا چلا کہ سلفِ صالحین میں سے مذکورہ حضرات سیاہ خضاب استعمال کرتے تھے، جن میں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین اور حضراتِ تابعین رحمہم اللہ بھی شامل ہے' اگر سیاہ خضاب لگانا مکروہِ تحریمی ہوتا تو یہ حضرات اس کا ارتکاب کیسے کرتے؟ لہٰذا معلوم ہوا کہ سیاہ خضاب لگانا مکروہِ تحریمی نہیں ہے بلکہ جواز کے دائرہ میں داخل ہے۔

ابن ماجہ کی حدیث کے ذریعہ استدلال

ابن ماجہ کی حدیث جس میں سیاہ خضاب کو بہتر خضاب سے تعبیر کیا گیا' جس سے اس کے استعمال کی ترغیب بھی معلوم ہوتی ہے۔

عن عبد الحميد بن صيفي عن ابيه عن جده صهيب الخير قال قال رسول الله ﷺ إِنَّ أَحْسَنَ مَااخْتَضَبْتُمْ بِهِ لَهٰذَا السَّوادِ أَرْغَبُ لِنِسَائِكُمْ فِيكُمْ وأَهْيَبُ لَكُمْ فِي صُدُوْرِ عَدُوِّكُمْ (۱)

ترجمہ:۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ سب سے بہترین رنگ جس کو خضاب کے طور پر لگاؤ سیاہ رنگ ہے جو عورتوں میں دلچسپی کا ذریعہ اور تمہارے دشمنوں میں خوف وہیبت پیدا کرنے والا ہے۔

علامہ بوصیری فرماتے ہیں کہ اس کی سند حسن ہے، اور فرماتے ہیں کہ یہ حدیث سیاہ خضاب کی ممانعت والی حدیث سے معارض ہے، اور وہ سنداً زیادہ قوی ہے اور یہ بھی ملحوظ رہے کہ ممانعت روایات میں تعارض کے وقت مقدم ہوتی ہے۔ (۲)

(۱) سنن ابن ماجة ، باب الخضاب بالسواد، حديث: ٣٦٢٥

(۲) مصباح الزجاجة : باب ترك الخضاب: ٤/ ٩٣، دار العربية بيروت

خلاصہ: فتاوی قاسمیہ، سلفِ صالحین کا عمل اور بعض روایات سے بادی النظر میں کراہت تنزیہی اور جواز کا حکم معلوم ہوتا ہے۔

مانعین اوران کے دلائل

احادیثِ صحیحہ کی روشنی میں دنیا کے بڑے بڑے دینی مراکز کے فتاوی اور اکثر فقہاء کرام کے اقوال وعبارات سے ظاہر ہوتا ہے، عام حالات میں سیاہ خضاب کا استعمال مکروہِ تحریمی ہے۔جس کے مندرجۂ ذیل دلائل ووجوہات ہیں؛

☆ احادیث میں سیاہ خضاب پر وعیدیں

۱۔عن ابن عباس یرفعه یَکُوْنُ فِیْ آخرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ یَخْضِبُوْنَ بِالسَّوَادِ لَایَجِدُوْنَ رِیْحَ الْجَنَّةِ (فتح الباری : قوله : باب ما ذکر (۱)

علامہ ابن حجر کہتے ہیں اس کی سند قوی ہے۔

حضرت ابن عباسؓ کی مرفوع روایت ہے کہ آخری زمانہ میں ایک قوم ہوگی جو سیاہ خضاب لگائے گی اور وہ جنت کی خوشبو نہیں سونگھ سکیں گی۔

۲۔عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده عن النبی ﷺ قال: مَنْ خَضَبَ بِالسَّوَادِ لَمْ یَنْظُرِ اللّٰهُ إِلَیْهِ۔ (۲)

علامہ ابن حجر فرماتے ہیں:اس کی سند لین ہے۔

عمرو بن شعیب اپنے والد اور دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو سیاہ خضاب استعمال کرے اللہ تعالی اس پر نظر (رحمت) نہیں فرمائے گا۔

---

(۱) فتح الباری لابن حجر، قوله باب ما ذکر عن بنی اسرائیل : ٦/ ٤٩٩

(۲) عمدة القاری ، باب الجعد: ۲۲/ ۵۱

۳۔ عن ابی الدرداء یرفعہ: مَنْ خَضَبَ بِالسَّوَادِ سَوَّدَاللّٰهُ وَجْهَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔[1]

علامہ ہیثمی فرماتے ہیں: اس کو طبرانی نے روایت کیا ہے: اس میں وضین بن عطا ہیں، ان کی احمد، ابن معین اور ابن حبان نے توثیق کی ہے، اور ان سے مرتبے میں کم حضرات نے ان کی تضعیف کی ہے، اور اس کے بقیہ رجال ثقہ ہیں۔[2]

طبرانی کی روایت حضرت ابو درداءؓ مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ: جو سیاہ خضاب لگائے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا چہرہ سیاہ کردیں گے۔

۴۔ وروی عن الانس یرفعہ: غَيِّرُوا وَلَا تُغَيِّرُوا بِالسَّوَادِ[3]

حضرت انسؓ کی روایت مرفوعاً ہے کہ: (سفیدی) کو بدل دو اور سیاہ خضاب سے نہ بدلو۔

مذکورہ چار روایتیں صریح اور صاف ہیں کہ سیاہ خضاب لگانے والا جنت کی خوشبو نہیں سونگھ سکے گا، دنیا میں اعمالِ صالحہ کے ذریعہ مرضیٔ خدا تعالیٰ پر گزری ہوئی زندگی جنت کی ابدی نعمتوں کی مستحق ہوگی۔ یہاں دُنیوی خواہشات اور محض چند روزہ حیات مستعار کو ظاہری زینت اور خوبصورتی سے آراستہ کرنے کے لیے اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کے فرامین کو نظر انداز کرے گا وہ جنت کی خوشبو سے محروم کردیا جائے گا۔ سیاہ خضاب لگانے والے پر اللہ نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔ حالانکہ ہر کوئی اس وقت اگر کسی کی نظر کرم اور نظر رحمت کا محتاج ہوگا تو وہ خالق کائنات کی نظر رحمت کا محتاج ہوگا باقی سب نظریں فانی اور عارضی ہیں۔

---

(۱) مجمع الزوائد: باب ما جاء في الشيب والخضاب، حديث: ۸۸۱٤

(۲) مجمع الزوائد: باب ما جاء في الشيب والخضاب، حديث: ۸۸۱٤

(۳) عمدة القاري، باب الجعد: ۲۲/ ۵۱

سیاہ خضاب لگانے والے کے چہرہ کواللہ تعالیٰ کل روز قیامت سیاہ کردیں گے؛ جبکہ روز قیامت روشن چہرہ سعادت اور نیک بختی کی علامت اور سیاہ چہرہ بدبختی اور بدنصیبی کی مثال ہوگی۔ اعضاءِ وضو کے دھونے کے درمیان چہرہ دھوتے ہوئے جس دُعاء کی طرف حدیث میں اشارہ کیا گیا وہ یہ ہے: " اَللّٰهُمَّ بَيِّضْ وَجْهِي يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ "(۱)

اے اللہ! میرے چہرہ کو سفید یعنی روشن فرما جس دن بعض چہرے روشن اور بعض چہرے سیاہ ہوں گے، قیامت کے دن روشن چہرہ نجات کی واضح دلیل ہوگی؛ لیکن سیاہ خضاب لگانے والا سیاہ چہرہ سے مبتلائے مصیبت ہوگا۔

۵ ۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن حضرت ابوقحافہؓ کو لایا گیا' ان کے سر اور داڑھی کے بال سفیدی میں ثغامہ کی طرح سفید تھے تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس سفیدی کو کسی چیز سے بدل دو اور سیاہ رنگ سے اجتناب کرنا۔

۶۔ عن جابر بن عبداللہ قَالَ: أُتِيَ بِأَبِي قُحَافَةَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَرَأْسُهُ وَلِحْيَتُهُ كَالثَّغَامَةِ بَيَاضًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ غَيِّرُوْا هٰذَا بِشَيْءٍ وَاجْتَنِبُوْا السَّوَادَ۔ (۲)

الثغامة: نبات شديد البياض زهره وثمره۔

ثغامہ ایسی گھاس جس کے پھل اور پھول واضح شدید سفید ہوتے ہیں' اُن کی سفیدی کو دیکھ کر آپ علیہ السلام نے حضرت ابوقحافہؓ کے لیے ارشاد فرمایا: سیاہ خضاب سے احتراز کرو' کسی اور چیز کے ذریعہ سفیدی کو تبدیل کردو۔

---

(۱) کنز العمال: أذكار الوضوء، حديث: ۲۶۹۹۱

(۲) صحيح مسلم: باب في صبغ الشعر، حديث: ۲۱۰۲

۷۔روي الإمام أحمد في مسنده عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم يَكُوْنُ قَوْمٌ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ يَخْضِبُوْنَ بِهٰذَا السَّوَادِ.... كَحَوَاصِلِ الحَمَامِ لَا يَرِيْحُوْنَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ ''(۱)

علامہ عراقی کہتے ہیں:اس کوابوداؤدونسائی نے روایت کیا ہےاوراس کی سندجید ہے۔ (۲)

۸۔عن ابن عباس قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : يَكُونُ قَوْمٌ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ بِالسَّوَادِ كَحَوَاصِلِ الحمامِ لَا يَرِيْحُونَ رَائِحةَ الجَنَّةِ(۳)

۹۔ وعن أبي أمامة رضي الله عنه قال: خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم على مشيخة من الأنصار بيض لحاهم، فقال: يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ حَمِّرُوْا أَوْ صَفِّرُوْا ، وَخَالِفُوْا أَهْلَ الْكِتَابِ'' (۴)

علامہ ہیثمی فرماتے ہیں:اس کواحمداورطبرانی نے روایت کیا ہےاورا سکے رجال صحیح کے رجال ہیں،سوائے قاسم کے وہ ثقہ ہیں،اوران کے حوالے سے کچھ غیرنقصان دہ کلام ہے)

۱۰۔ عن أنس بن مالك قال: ''كُنَّا يَوْمًا عندَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فدخلت عليه اليهودُ فرآهم بيضَ اللحى ، فقال : مَا لَكُمْ لَا تُغَيِّرُوْنَ'' فقيل

(۱) ابوداؤد: باب ما جاء في خضاب السواد، حديث:۴۲۱۲

(۲) تخريج أحاديث أحياء علوم الدين، كان أنس رضي يقول قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم،حديث:۳۴۴

(۳) سنن النسائي، النهي عن الخضاب بالسواد، حديث: ۵۰۷۵

(۴) مجمع الزوائد: باب مخالفة أهل الكتاب في اللباس وغيره، حديث: ۸۵۷۶

إنهم يكرهون، فقال النبي صلى الله عليه وسلم: "لَكِنَّكُمْ غَيِّرُوا وَإِيَّاىَ وَالسَّوَادَ"[1]

(اس روایت میں ابن لہیعہ ہے، اوراسکے بقیہ رجال صحیح کے رجال ہیں، اس کی سند صحیح ہے)

الغرض ان احادیثِ صحیحہ سے صاف صاف یہ بات واضح ہوگئی کہ سیاہ خضاب کا استعمال ممنوع ہے۔

☆ سلف کی ناپسندیدگی کا اظہار:

یہاں اسلاف کا سیاہ خضاب کے استعمال کے سلسلے میں ناپسندیدگی کے اظہار پر دلالت کرنے والی روایات پیش کی جاتی ہیں:

ا۔ عن عبد الملك قال: سألتُ عطا عن الخضاب بالوسمة، فقال: مما أحدث الناسُ، قد رأيتُ نفرًا من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فما رأيتُ أحدا منهم يخضب بالوسمة، ما كانوا يخضبون إلا بالحناء والكتم وهذاه الصفرة"[2]

۲۔عن أنه كره الخضاب بالسواد"[3]

۳۔عن مكحول أنه كره الخضاب بالوسمة، وقال خضب أبو بكر بالحناء والكتم[4]

---

(۱) المعجم الأوسط: من اسمه أحمد، حديث: ۱٤۲

(۲) جامع فی أحکام اللحیۃ: اس کو ابن سعد نے الطبقات: ۱۴۲/۱ میں اور طبرانی نے تہذیب الآثار، حدیث: ۸۴۶ میں نقل کیا ہے اس کی سند صحیح ہے۔

(۳) جامع فی أحکام اللحیۃ: اس کو ابن سعد نے روایت کیا ہے اس کی سند صحیح ہے

(۴) جامع فی أحکام اللحیۃ: ہیں: اس کو ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے، اس کی سند صحیح ہے

۴۔ عن صالح بن مسلم قال : سئل الشعبي عن الخضاب بالوسمة فكرهه"[۱]

۵۔زيد بن عبد الرحمن قال: سألت أباهريرة ما تري في الخضاب بالوسمة، قال: لا يجد المختضب به ريح الجنة "[۲]

۶۔عن أيوب قال: سمعت سعيد بن جبير سئل عن الخضاب بالوسمة فكره فقال: يكسو الله العبد في وجهه النور ثم يطفئه بالسواد "[۳]

۷۔ عن أيوب النجار قال : رأيت يحي بن أبي كثير قبض علي لحيته فقال: ما أحب أني سودتها وأن لي بكل شعرة دينارا" وكان أحمر اللحية "[۴]

۸۔عن سعيد عن قتادة أنه كان يكره أن يخضب بالسواد [۵]

☆ سیاہی کے علاوہ سے خضاب کرو:

نبی کریم ﷺ نے بعض حضرات کی رائے کے مطابق سرخی یا زردی سے خضاب کیا ہے، سیاہی سے خضاب نہیں کیا ہے۔

---

(۱) جامع فی أحکام اللحیۃ: اس ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے اس کی سند صحیح ہے۔
(۲) جامع فی أحکام اللحیۃ: اس ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہیاور یہ اثر ضعیف ہے۔
(۳) جامع فی أحکام اللحیۃ: ابن سعد نے بھی اس کو نقل کیا ہے اس کی سند صحیح ہے۔
(۴) جامع فی أحکام اللحیۃ: اس کو طبری نے تہذب الآثار حدیث: ۸۹۸ میں روایت کیا ہے اس کی سند صحیح ہے
(۵) جامع فی أحکام اللحیۃ: اس کو خلال نے روایت کیا ہے اس کی سند صحیح ہے

۱۔امام مسلم نے روایت کیا ہے: " عن جابر قال: أُتي بأبي قحافة يوم فتح مكة ورأسه ولحيته كالثغامة بيضا، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم "غيروا هذا بشيء وجنبوه السواد"(۱)

۲۔عن محمد بن سيرين، قال: سئل انس بن مالك عن خضاب رسول الله صلي الله عليه وسلم فقال: إن رسول الله صلي الله عليه وسلم لم يكن شاب إلا يسيرا، ولكن أبابكر وعمر بعد خضبا بالحناء والكتم، قال: وجاء ابو بكر بأبيه أبي قحافة إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم فتح مكة يحمله حتى وضعه بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: رسول الله صلى الله عليه وسلم لأبي بكر "أَقْرَرْتَ الشيخَ فِيْ بَيْتِه لأَتَيْنَاه، مكرمَةً لأبي بكر" فأسلم ولحيته ورأسه كالثغامة بياضا، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم " غَيِّرُوهُمَا وجَنِّبُوْهُ السَّوَادَ" (۲)

۳۔۱۰۔ عن أنس بن مالك قال: "كُنَّا يَوْمًا عندَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فدخلت عليه اليهودُ فرآهم بيضَ اللحى ، فقال: مَا لَكُمْ لَا تُغَيِّرُوْنَ" فقيل إنهم يَكْرَهُونَ، فقال النبي صلي الله عليه وسلم : "لٰكِنَّكُمْ غَيِّرُوْا وَإِيَّايَ

(۱) جامع فی أحكام اللحیۃ: اس ابوداؤد، نسائی، ابن ماجۃ، مسند احمد، وغیرہ میں نقل کیا ہے۔
(۲) جامع فی أحكام اللحیۃ: اس کو حاکم نے مستدرک میں روایت کیا ہے اور یہ حدیث صحیح مسلم کی شرط پر ہے۔

والسَّوَادَ ‘‘(۱)

اس روایت میں ابن لہیعہ ہے، اور اسکے بقیہ رجال صحیح کے رجال ہیں، اس کی سند صحیح ہے

☆سفیدی کو بدلنے کے لئے بہترین

۱۔ عن أبو الأسود الدوؤلي عن أبي ذر، قال : قال رسول الله صلي الله عليه وسلم : ” إن أحسن ما غيرتم به الشيب الحناء والكتم “(۲)

جامع فی أحکام اللحیۃ میں ہے: اس ابوداؤد، نسائی، ابن ماجۃ، مسند احمد، وغیرہ میں نقل کیا ہے اور کہتے ہیں یہ روایت الفاظ کے اختلاف کے ساتھ مختلف مواقع سے وارد ہوئی ہے، اسطرح یہ حدیث مجموعی طور پر صحیح لغیرہ ہو جاتی ہے) یعنی داڑھی کی سفیدی کو بدلنے کے لئے مہندی اور وسمہ کے خضاب کا استعمال کرنا زیادہ بہتر ہے۔

☆ فقہاء ومحدثین کے اقوال سے

شارح مسلم امام نوویؒ کے قول کی تصریح: ويحرم خضابه بالسواد على الاصح ، وقيل : يكره كراهة تنزيه والمختار التحريم.(۳)

صاحب ردالمختار کے قول کی وضاحت: ويستحب للرجل خضاب شعره……

---

(۱) المعجم الأوسط : من اسمه أحمد، حديث:۱۴۲

(۲) جامع فی أحکام اللحیۃ

(۳)شرح مسلم للنووي، باب استحباب خضاب الشيب بصفرة أو حمرة وتحريمه: (۸۰/۱۴

ویکرہ بالسواد (۱)

شارحِ مشکوۃ ملا علی قاریؒ نے بھی امام نوویؒ کے قول کو اپنی کتاب میں نقل کیا ہے۔
حضرت خلیل احمد صاحب سہارنپوریؒ نے تصریح کی ہے:

وفی الحدیث تهدید شدید فی خضاب الشعر بالسواد وهو مکروه کراهة تحریم۔ (۲)

☆ کتبِ فتاویٰ سے

۱) فتاویٰ دارالعلوم دیوبند (۱۶/۲۴۰)۔ ۲) فتاویٰ دارالعلوم زکریا (۷/۴۱۶)۔ ۳) امدادالفتاویٰ جدید مطول (۹/۲۸۲)۔ ۴) کتاب الفتاویٰ (۱۰/۱۹۳)۔ فتاویٰ محمودیہ (۹/۴۵۴) ۶) آپ کے مسائل اوران کا حل (۸/۳۴۰۔۸/۳۴۷) ۷) فتاویٰ رحیمیہ (۱۰/۱۱۷)۔۸) فتاویٰ حقانیہ (۲/۴۱۳) ۹) جامع الفتاویٰ (۷/۲۰۴)
۱۰) تالیفاتِ رشیدیہ (۴۸۲) وغیرہ کتب فتاویٰ بھی کراہتِ تحریمی پر دلالت کرتی ہیں۔

جوابات

سلفِ صالحین کے خضاب کی توجیہ

سلفِ صالحین کا سیاہ خضاب لگانا دراصل جہاد کے لیے تھا جس کی تمام فقہاء کے نزدیک بالاتفاق اجازت ہے، کیونکہ نبی کریم ﷺ کی بیان کردہ وعیدیں سیاہ خضاب کے بارے میں بالکل واضح ہیں اور یہ ہو نہیں سکتا کہ صحابۂ کرامؓ منع کی ہوئی چیزوں کو استعمال کریں وہ تو اطاعتِ رسولؐ میں کامل درجہ پر تھے، اتنی سخت وعیدیں سننے کے بعد

---

(۱) الدر المختار، باب الاستبراء وغیرہ: ۱/ ۱۲۸

(۲) بذل المجهود: کتاب الترجل، ۱۲/۲۳۷۔۱۲/۲۳۸

کون ہمت کرسکتا کہ سیاہ خضاب لگائے۔ طبرانی کی روایت جس میں آپؐ نے بدعاء فرمائی کہ اللہ قیامت کے دن اس کے چہرے کو سیاہ کرے جو سیاہ خضاب لگائے اور ایک جگہ جس میں آپ نے فرمایا: ''کالے خضاب سے بچو'' حکم نبی کریم ﷺ کے بعد کون جرأت کرسکتا کہ سیاہ خضاب استعمال کرے۔

اور صحابہ کرامؓ اور حضرات تابعینؒ کے سیاہ خضاب کا تذکرہ ہے وہ اس وجہ سے ہے کہ وہ حضرات جہاد میں شریک ہوتے تھے اور بالوں کی سیاہی سے بڑھاپہ چھپ جائے گا اور آدمی جوان محسوس ہوگا اور دشمن جب اپنے مقابلہ جوانوں کو دیکھے گا تو رُعب اور ڈر کا شکار ہوگا اور یہ فتح یابی کی مؤثر شکل ہے کہ دشمن اندر سے یعنی نفسیاتی طور پر کمزور اور بزدل ہوجائے تاکہ میدان مسلمانوں کے لیے خالی ہوجائے۔

اس لیے کہ جہاں سیاہ لگانے کا تذکرہ ہے وہاں وجہ بھی بیان کی گئی کہ دشمن ڈر جائے۔ اس کا ثبوت بخاری کی روایت ہے حضرت انس بن مالکؓ کی روایت ہے کہ عبیداللہ بن زیاد کے پاس حضرت حسینؓ کا سرمبارک لایا گیا۔ وَكَانَ مَخْضُوبًا بِالْوَسَمَةِ آپؓ وسمہ لگائے ہوئے تھے۔

اور بخاری کے حاشیہ میں ''وَسَمَةٌ'' کہتے ایک قسم کا پتہ ہے اور خالص وسمہ لگانے سے بال کالے نہیں ہوتے اس لیے آپ ﷺ کی حدیث کے خلاف حضرت حسین کا عمل نہیں تھا اور ہو بھی کیسے سکتا۔

دوسری بات یہ ہے کہ اگر آپ کے بالوں کو سیاہ خضاب بھی مان لیں تو آپ غازی شہید تھے اور جہاد میں اس کی اجازت ہے؛ اس لیے آپ کا عمل حضور اکرم ﷺ کے فرمان کے خلاف نہیں ہوگا۔

الغرض جن حضرات صحابہ کرامؓ و تابعین عظامؒ نے خضاب لگایا شاید یہی وجہ تھی کہ متاثرین وہ جہاد میں شریک ہوتے تھے اور جہاد میں اس کی ممانعت نہیں ہے۔

قال الحمويؒ: وهذا في حق غير الغزاة ولا يحرم في حقهما للارهاب، ولعله محمل من فعل ذلك من الصحابة."(۱)

دوسرا جواب یہ ہے کہ سلفِ صالحین کا خضاب خالص سیاہ خضاب نہ تھا بلکہ مخلوط تھا جس کی اجازت ہے۔(۲)

تیسرا یہ بھی ہوسکتا ہے کہ یہ ان کا مسلک تھا رائے تھی عام حکم نہ تھا۔

چوتھا جواب صحیح روایات کے مقابلہ میں موقوف روایات کا اعتبار نہیں۔

ابن ماجہ کی حدیث کا جواب

۱) یہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ دفاع السدوسی ضعیف اور عبدالحمید بن صیفی لین الحدیث ہے۔ شیخ ابوعبدالرحمٰن مقبل بن ھادی نے ابن ماجہ کی حدیث میں تین چیزیں ثابت کی ہیں، جن کے سبب اس سے جواز ثابت نہیں ہوسکتا۔

۲) ابن ماجہ کی حدیث معنی اور مفہوم کے اعتبار سے دوسری صحیح حدیثوں کے خلاف ہے لہٰذا اس روایت کے ذریعہ سیاہ خضاب کے جواز پر استدلال نہیں کرسکتے۔ کمافی تعلیق ابن ماجه، هذامخالف)

عن عبد الحميد بن صيفي عن ابيه عن جده صهيب الخير قال قال رسول الله ﷺ إنَّ أحْسَنَ مَا اخْتَضَبْتُمْ بِهِ لَهٰذَا السَّوادِ أرْغَبُ لِنِسَائِكُمْ فِيكُمْ وأهْيَبُ لَكُمْ فِيْ صُدُوْرِ عَدُوِّكُمْ"(۳)

علامہ بوصیری فرماتے ہیں کہ اس کی سند حسن ہے، اور فرماتے ہیں کہ یہ حدیث سیاہ خضاب کی ممانعت والے حدیث سے معارض ہے، اور وہ سنداً زیادہ قوی ہے اور یہ بھی

(۱) رد المحتار على الدر المختار: مسائل شتى : ٦/ ٧٥٦

(۲) حاشية البخاري: باب مناقب الحسن والحسين، ١/ ٥٣٠

(۳) سنن ابن ماجة ، باب الخضاب بالسواد، حديث: ٣٦٢٥

ملحوظ رہے کہ ممانعت روایات میں تعارض کے وقت مقدم ہوتی ہے۔ (۱)

دوسرا جواب: یہ روایت حدیث صحیح کی مخالف ہے جس کو امام مسلم صحیح مسلم میں اور ترمذی نے اپنے جامع میں روایت کیا ہے اور کہا ہے یہ حدیث حسن اور صحیح ہے تو اس کے بالمقابل ایسے روایت جس میں نکارت، ضعف اور انقطاع موجود ہے، اس روایت میں نکارت کی وجہ تو ظاہر ہے کہ نبی کریم ﷺ سے سیاہ خضاب کی ممانعت منقول ہے، یہ روایت اس لئے ضعیف ہے کہ امام ذہبی نے ''المیزان'' میں دفاع بن غفل کے فرمایا ہے کہ: ان کو ابو حاتم نے ضعیف قرار دیا ہے اور ابن حبان نے ان کی توثیق کی ہے، اور امہات کتب حدیث میں سوائے ابن ماجہ کے یہ روایت موجود نہیں ہے، ابن المزی کہتے ہیں جہاں ابن ماجہ منفرد رہ جاتے ہیں وہ روایت ضعیف ہوتی ہے، یہ بات علامہ مناوی نے ''فیض القدیر: ۱/۲۵، میں صاحب ''تحفۃ الأحوذی'' مقدمۃ کتاب: ۶۶ میں ذکر کیا ہے۔ (۲)

وجہ ترجیح

۱) احادیثِ نہی قولی ہیں اور اباحت فعلی ہیں اور ترجیح قولی کو ہوتی ہے۔

۲) احادیثِ قولیہ مرفوع ہیں اور احادیثِ فعلیہ موقوف ہیں، مرفوع کو موقوف پر ترجیح ہوتی ہے۔

۳) احادیثِ قولیہ سنداً قوی ہیں۔ ۴) اباحت کی حدیثیں محتمل بھی ہیں۔

مفصل تحریر حضرت تھانوی علیہ الرحمۃ:

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلۂ ہذا کے جواب

(۱) مصباح الزجاجة: باب ترك الخضاب: ۴/ ۹۳، دار العربية بيروت

(۲) الجامع فی أحکام اللحیۃ: ۳۲۰

میں کہ سیاہ خضاب کرنا ریش (داڑھی) کو جائز ہے یا نہیں؟ امام حسین وحضرت ابوبکر صدیقؓ وحضرت علیؓ ودیگر صحابہؓ کا سیاہ خضاب کرنا ثابت ہے؟ امام محمدؒ سے بھی مؤطا میں اسی طرح مروی ہے۔

الجواب: فی المؤطا للامام محمد علیه الرحمة اخبرنا مالك" اخبرنا يحيى بن سعيد اخبرنا محمد بن ابراهيم عن ابی سلمة بن عبدالرحمن ان عبدالرحمن بن الاسود بن يغوث كان جليسا لنا وكان ابيض اللحية والراس فغدا عليهم ذات يوم وقد حمرها فقال له القوم هذا احسن فقال ان امی عائشه زوج النبی ﷺ ارسلت إلیّ البارحة جاريتها نخيلة فاقسمت علی لاصبغن فاخبرتنی ان ابابكرؓ كان يصبغ قال محمد لانری بالخضاب بالوسمة والحناء والصفرة باسا وان تركه ابيض فلاباس بذلك كل ذلك حسن" فی التعليق الممجد علی المؤطا "قوله : بالوسمة بفتحتين وبفتح الاوّل وسكون الثانی وبكسره ايضا علی مافی القاموس والمغرب هو ورق النيل والخضاب به صرفا لايكون سواداً خالصاً بل مائلا الی الخضرة وكذا اذا خلط بالحناء وخضب به نعم لوخضب الشعر اولا بالحناء صرفاً ثم بالسومة ،علیه يحصل بالسواد الخالص فيكون ممنوعا كما سياتی ذكره" وفيه ايضا بعداسطرعلی قوله لاتری الی قوله باساً و"اماالخضاب بالسواد الخالص فغير جائز لما اخرجه ابوداؤد والنسائی وابن حبان والحاكم وقال صحيح الإسناد عن ابن عباس مرفوعاً يكون قوم يخضبون فی آخرالزمان بالسواد كحواصل الحمام لايريحون رائحة الجنة وجنح ابن الجوزی فی العلل المتناهية الی تضعيفه مستندابماروی ان سعد والحسين بن علی كانا يخضبان بالسوادوليس بجيدفلعله لم يبلغهما الحديث والكلام فی بعض

رواۃ لیس بحیث یخرجه عن حیز الاحتجاج به ومن ثم عدا ابن حجر المکی فی الزواجر الخضاب بالسواد من الکبائر ویویده ما اخرجه الطبرانی عن ابی الدرداء مرفوعاً "مَنْ خَضَبَ بِالسَّوَادِ سَوَّدَاللّٰهُ وَجْهَهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔" واما فی سنن ابن ماجه مرفوعاً "اِنَّ اَحْسَنَ مَا اخْتَضَبْتُمْ بِهٖ لَهٰذَا السَّوَادِ اَرْغَبُ لِنِسَائِکُمْ فِیْکُمْ وَاَهْیَبُ لَکُمْ فِیْ صُدُوْرِ عَدُوِّکُمْ" ففی سنده ضعفاء فلا یعارض الروایات الصحیحة واخذ منه بعض الفقهاء جوازه فی الجهاد۔

اس مجموعی عبارت امور ذیل مستفاد ہوئے۔

(۱) حضرت ابوبکرؓ کا مطلق خضاب کرنا، سیاہ کا نام بھی نہیں۔ (کمافی المؤطا)

(۲) حضرت سعدؓ اور امام حسینؓ کا خضاب بالسواد (کمافی التعلیق مع الجواب عنہ) حضرت علیؓ یا کسی اور صحابیؓ کا مؤطا اور تعلیق میں نام بھی نہیں ہے۔

(۳) امام محمدؒ کا خضاب بالوسمہ کو جائز کہنا (کمافی المؤطا) لیکن اس سے خضاب بالسواد کے جواز پر دلالت نہیں ہوسکتی، کیونکہ مطلق وسمہ سے سواد کا ہونا لازم نہیں بلکہ اس کی خاص ترکیبوں سے سواد ہوتا ہے (کمافی التعلیق) سو اس پر کوئی دلیل قائم نہیں۔

(۴) خضاب بالسواد کی حرمت کی حدیثیں ابوداؤد اور نسائی اور ابن حبان اور حاکم اور طبرانی احمد سے مع تصحیح الحاکم (کمافی التعلیق)

(۵) ابن جوزی کا بعض حدیثوں کو ضعیف کہنا حضرت سعدؓ وحسینؓ کے فعل سے۔

(۶) صاحب تعلیق کا جواب احتمالی عدم بلوغ حدیث سے۔

(۷) بعض حالات میں جواز سواد کا حدیث ابن ماجہ سے۔

(۸) صاحب تعلیق کا جواب اس حدیث کے رواۃ کے ضعف سے

(۹) ابن حجر کا خضاب بالسواد کبائر سے شمار کرنا۔

(۱۰) بعض فقہاء کا جہاد میں اس کو جائز کہنا۔

مجموعہ امور عشرہ میں غور کرنے سے معلوم ہو گیا کہ قوت و ترجیح جانب منع کو ہے اور قائلین بالجواز کی کوئی دلیل قوی نہیں ہے۔ ان کے ادلہ سب مخدوش ہیں۔ روایۃً اور درایۃً بھی جن میں بعض ذکر ہو چکا بعض کا اب ذکر کیا جاتا ہے۔

فائدہ: فقہیۃ فی تحقیق خضاب الاسود۔

استدل المجوزون بفعل الحسن بن علیؓ الذی رواہ البخاری فی مناقب الحسن والحسین عن انس بن مالک قال اتی عبیداللہ بن زیاد برأس الحسینؓ فجعل فی طست فجعل ینکت وقال فی حسنہ شیئاً فقال انس کان شبیہ برسول اللہ ﷺ وکان الحسینؓ مخضوبا بالوسمۃ، والجواب عند المانعین بمافی الحاشیۃ وھذہ عبارتھا ظاھرۃ وان کان معارضا لقولہ علیہ السلام "جَنِّبُوْہُ السَّوَادَ" (کمافی سنن ابی داؤد باب الخضاب بلفظ "واجتنبوالسود" فی قصۃ اتیان ابی قحافۃ یوم فتح مکہ) لکنی المعنی کان مخضوبا بالسمۃ الخالصۃ والخضب بھا وحدھا لایسود الشعر فاندفع التعارض بینھمالان المنھی عنہ ھوالسواد الحت اوکون السوادغالبا علی الحناء لابالعکس، ومنشاء الشریعۃ ان یلتبس الشیب بالشباب والشیخ بالشاب علاان الحسین کان غازیا شھیدا فالخضاب بالسواد جائز فی الجھاد (جلد۱ صفحہ ۵۳۰) ثم اَرَانی حبی المولوی محمد اسحاق الحدیث فی البخاری ھکذا حدثنی انس بن مالک قال قام النبی ﷺ المدینۃ وکان اسن اصحابہ ابوبکر فغلفھا بالحناء والکتم حتی قنا (یعنی احمر) لونھا (صفحہ ۵۵۸) باب ھجرۃ النبی ﷺ واصحابہ الی المدینۃ۔

اس عبارت سے اُمورِ ذیل مستفاد ہوئے (۱۱) بسلسلہ نمبر ہائے سابقہ بخاری میں امام حسینؓ "مخضوب بالسواد" ہونا مصرح نہیں ہے، پس جس روایت میں سواد وارد ہے

جیسا (۲) گزرا وہ مؤول ہے مشابہت سواد سے ” ذکرہ عن اللمعات من حاشیة أبی داؤد، باب الخضاب “(۱)

(۱۲) حضرت ابوبکرؓ کا حنا اور کتم سے خضاب کرنا اور باوجود اس کے رنگ کا سرخ آنا جس سے نمبر (۳) کی تائید ہوتی ہے کہ وسمہ کا استعمال مطلقاً مستلزم سواد نہیں ہے، خلاصہ یہ کہ حرمت کی ادلہ قوی ہیں اور جواز کی کوئی دلیل قوی نہیں ہے اس لیئے عامہ علماء کا فتویٰ اس کی حرمت پر ہے۔ (۱)

مزید قابلِ غور پہلو

(۱۳) ”سیاہی کے علاوہ سے خضاب کرو“ ”سفیدی کو بدلنے کا بہتر رنگ“ والی روایات بھی خاصی تعداد میں موجود ہیں، صرف مسلم شریف کی روایت کو پیش نظر رکھ کر ساری گفتگو شاید نامکمل یک رُخی کلام ہوا۔

(۱۴) اخبار آحاد واضح آثار صحابہ کی اتنی مقدار مکروہِ تحریمی تحریم ثابت کرنے لیئے کافی ہے۔

(۱۵) فقہاء کرام میں ابن حجر، علامہ شامی، عبد عبدالحیؒ لکھنوی، خلیل احمد سہار نپوری وغیرہ کی پرزور محقق کلام کے بعد ہمارے اکابر کے فتاوی کو بھی اس کا تسلسل سمجھا جائے۔

(۱۶) شریعت کا منشاء یہ ہے کہ اگر انسان اپنی اصل فطرت اور اپنی اصلی حلیہ کو تبدیل کر کے دوسرا روپ اختیار کرے گا تو اس سے انسان اس کی اصیت کو پہچان نہ سکے تو یہ درست نہیں ہوگا کیونکہ جس سے معاملہ کیا جائے گا اس کے ظاہر کو دیکھا جائے گا۔

لہذا سیاہ خضاب من جملہ اور وجوہات کے اس وجہ سے بھی درست نہیں ہے اس لیے شریعتِ اسلامیہ اس قسم کے دھوکہ دہی اور خداع کو پسند نہیں کرتی اور یہ انسانی عقل کے

---

(۱) امداد الفتاوی جدید، مطول: ۹/۲۹۴

بھی خلاف ہے۔

شریعتِ اسلامی چاہتی کہ کوئی کسی کو کسی راستہ سے دھوکہ دے ہاں نکاح ہی کرنا ہے تو اپنی عمر اور شکل صورت اصلی حالت میں پیش کردے تا کہ قبول کرنے اور انکار کرنے میں تذبذب نہ ہو لیکن اگر سیاہ خضاب لگا کر ظاہری اور مصنوعی جوانی کا لبادہ اوڑھ کر نکاح کرے یا اور کوئی معاملہ پیش کرے تو شریعت ہی کیا عرف بھی اس کی اجازت نہیں دیتا کیونکہ یہ کھلم کھلا دھوکہ ہے۔ جو انتہائی گھناؤں اور قبیح صورت ہے۔

(۱۷) اگر سیاہ خضاب غیر مشروط ایسا ہی جائز ہوتا جیسا کہ مجوزین قائل ہیں تو محدثین وفقہاء کے نزدیک مجاہد وغیرہ کے استشہاد کی ضرورت کیوں پیش آتی۔

یوروپ والوں کا خضاب

جن ممالک میں مردوں اور عورتوں کے بال بھورے ہوتے ہیں نہ کہ سیاہ، جیسے یوروپ وغیرہ وہاں سفید بال میں سنہرے یا بھورے خضاب کا استعمال بھی اسی طرح مکروہ ہوگا، جیسے ایشیا، افریقہ وغیرہ میں سیاہ خضاب کا استعمال؛ کیونکہ جیسے سیاہ خضاب مشرقی ملکوں میں تلبیس اور دھوکہ کا باعث ہے، اسی طرح سنہرا رنگ مغربی ملکوں میں تلبیس کا باعث ہوتا ہے۔

لہٰذا جب سیاہ خضاب کے ممانعت خداع اور تلبیس سے روکنا ہے تو یوروپ وغیرہ ممالک میں سنہرے رنگ کے خضاب سے بچنا لازم ہوگا۔ [۱]

سیاہ خضاب کی ممانعت کیوں؟

فقہاء کرام کی عبارات اور فتاوں کو دیکھنے سے یہ چیز ظاہر ہوتی ہے کہ سیاہ خضاب کی ممانعت کی علت وہ خداع تلبیس اور تغیر خلق اللہ اور فطرت کے خلاف ہونا ہے۔

کیونکہ جب اللہ کی فطرت کے مطابق جب ایک عمر رسیدہ شخص کے سر اور ڈاڑھی کے بال

(۱) مستفاد: سہ ماہی بحث منظر۔ فقہی تحقیقات، ۳۸، بقلم فقیہ العصر حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب دامت برکاتہم

سفید ہوتے ہیں اور یہ شخص سیاہ خضاب کے ذریعہ اس کو کالا کر لیتا ہے تو یہ اللہ کی فطرت میں تبدیلی کرنا ہے، نیز اس سے سامنے۔۔۔۔دھوکہ بھی کھا سکتا ہے کہ سامنے والے اس کو جوان سمجھ بیٹھتے ہیں جبکہ وہ اپنی عمر کی انتہاء کو پہنچ چکا ہوتا ہے تو اسی خداع و دھوکہ سے بچانے کے لیے شریعت نے سیاہ خضاب لگانے سے منع کیا۔

چنانچہ ابن قیم جوزیؒ کی تصریح ہے:

ان الخضاب بالسواد المنهي عنه خضاب التدليس كخضاب شعر الجارية والمرأة الكبيرة تغر الزوج والسيد بذلك، وخضاب الشيخ يغر المرأة بذلك فانه من الغش والخداع، فاما اذالم يتضمن تدليسا ولا خداعا فقد صح عن الحسن الحسين رضي الله عنهما أنهما كانا يخضبان بالسواد الخ

اس عبارت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جس سیاہ خضاب کی ممانعت حدیث میں آئی ہے اس سے مراد خصوصا تدلیس ہے۔

صاحب تحفۃ الأحوذی مولانا عبدالرحمٰن مبارکپوریؒ کی تصریح بھی بعینہ اسی طرح ہے۔ (۱)

حضرت عائشہؓ کے فتویٰ سے بھی اس کی تائید ملتی ہے:

عن عائشة: اذا خطب أحدكم المرأة وهو يخضب بالسواد فليعلم ما أنه يخضب۔ (۲)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ اگر تم میں سے کوئی عورت کو نکاح کا پیغام دے اور وہ سیاہ خضاب لگاتا ہو تو اسے بتادے کہ وہ خضاب لگاتا ہے (تاکہ اسے دھوکہ نہ

---

(۱) تحفة الأحوذي، ۳۶۱/۵

(۲) تحفة الأحوذي، ۳۵۸/۵

ہوجائے)۔

حضورﷺ کی حدیث بھی ہے: مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنَّا [1]

کہ جودھوکہ دیتا ہے وہ ہم میں سے نہیں۔

مخصوص احوال میں سیاہ خضاب

جیسا کہ پیچھے گزر چکا کہ عام حالات میں سیاہ خضاب یا کالی مہندی کا لگانا یا استعمال کرنا مکروہِ تحریمی ہے۔

لیکن بعض خاص حالات میں احادیث کی روشنی میں فقہاء کرام کے اقوال اور ضرورت وحاجت کی بناء پر سیاہ خضاب اور کالی مہندی کے استعمال کی گنجائش معلوم ہوتی ہے وہ مندرجۂ ذیل ہیں۔

(ا) برائے جہاد: یعنی جنگ کی حالت میں، دشمن کو مرعوب کرنے کے لیے پسندیدہ ہے کہ وہ سیاہ خضاب استعمال کرے تا کہ دشمن کو خوفزدہ کرے بس مؤثر ثابت ہوسکے کہ دشمن خوفزدہ ہوکر باز آجائیں یا شکست کھا جائیں۔

وان من العلماء من رخص فيه في الجهاد [2]

اما الخضاب بالسواد للغزو، ليكون أهيب في عين العدو، فهو محمود بالاتفاق۔ [3]

حضرت عمرؓ سیاہ خضاب کا حکم دیا کرتے تھے تا کہ دشمن خوفزدہ ہوجائیں۔

انه كان يأمر بالخضاب بالسواد ويقول: هو تسكين للزوجة وأهيب

(ا) ترمذی: باب ما جاء في كراهية الغش في الحرب، حديث: ١٣١٥

(٢) فتح الباری، قوله باب الخضاب، ١٠/٣٥٤

(٣) ردالمحتار: ٦/ ٤٢٢، دار الفكر، بيروت

لعدو۔ [۱]

الغرض جہاد کے لیے سیاہ خضاب کا استعمال بالاتفاق جائز ہے۔

(۲) بیوی کو خوش کرنے کے لیے:

یعنی عورت اگر جوان ہو یا نئی نویلی دلہن ہو اور اس کا شوہر بڑی عمر کا ہو جس کے سر میں سفید بال آ چکے ہوں یا شوہر کو کم عمری ہی میں سفید بال آ چکے ہوں تو اب بیوی کو خوش کرے اور اس کی دلجوئی کے لیے شوہر سیاہ خضاب یا کالی مہندی استعمال کرے تو امام ابو یوسفؒ کے قول اور حضرت عمرؓ کے قول سے اس کی گنجائش اور جواز معلوم ہوتا ہے۔
اور جن علماء کرام نے بھی اس کی گنجائش دی ہے اور فتویٰ دیا ہے اس کی بنیاد انہی دو بزرگان کا قول ہے۔

چنانچہ حضرت عمرؓ کا قول ہے: ھو تسکین للزوجة و أھیب للعدو [۲]

اور امام ابو یوسف کا قول ہے: جیسے شوہر چاہتا ہے کہ اس کی بیوی تزئین و آرائش کرے اسی طرح عورتیں چاہتی ہیں کہ ان کے شوہر ان کے لیے آراستہ ہوں۔

کمایعجبنی أن تتزین لی یعجبھا أن أتزین لھا۔ [۳]

لیکن مذہب احناف میں اس روایت پر اکثروں نے فتویٰ نہیں دیا ہے اور احادیث میں بھی علی الاطلاق ممانعت موجود ہے لہٰذا سیاہ خضاب استعمال نہیں کرنا چاہئے؛ بلکہ بیوی کی دلجوئی کے لیے دوسری تدبیر اختیار کرلینی چاہئے' تاکہ اختلاف سے بھی بچ جائیں۔ [۴]

---

(۱) عمدۃ القاری، ۲۲/۱۵ باب الخضاب، دار احیاء التراث العربی، بیروت

(۲) عمدۃ القاری، ۲۲/۱۵ باب الخضاب، دار احیاء التراث العربی، بیروت

(۳) شامی فصل فی اللباس: ۶/۲۲۴

(۴) مستفاد: فتاویٰ دارالعلوم زکریا، ۷، ۴۲۸

نیز ترجیح اختلاف کی صورت میں جیسا کہ رسم المفتی میں مذکور ہے کہ جب ائمہ ثلاثہ حنفیہ کے درمیان اختلاف رکھتے ہوں تو امام ابوحنیفہؒ اور موافق کے قول کو اختیار کیا جائے گا، کیونکہ ان میں شرائط کے مکمل ہونے اور دُرستگی کے دلائل کے جمع ہونے کی وجہ سے۔

ولذاقام الامام قاضي خان: وان كانت المسألة مختلفاً فيها بين اصحابنا فان كان مع أبي حنيفه أحد صاحبيه يأخذ بقولهما اى بقول إمام ومن وافقه لوفور الشرائط واستجماع أدلة الصواب فيها۔

حضرت تھانویؒ نے اصلاح الرسوم میں تحریر فرمایا کہ ''بعض لوگ امام ابو یوسفؒ کی روایت کو پیش کیا کرتے ہیں سو بشرطِ ثبوت اس روایت کے اور ان کے رجوع نہ کرنے کے جواب یہ ہے کہ رسم المفتی میں یہ بات مقرر ہو چکی ہے کہ صاحبین میں اگر اختلاف ہو تو جس کے ساتھ امام اعظمؒ ہوں اس قول پر فتویٰ ہوگا خصوصاً جبکہ وہ قول دلیل صریح سے موید بھی ہو اس لیے امام ابو یوسفؒ کے قول پر عمل کرنا خلافِ اُصولِ مقررہ مذہب حنفی ہے اور بوجہ موجود ہونے کے دلیلِ صحیح صریح کے خلاف دیانت بھی ہے۔

ضرورت و حاجت: بعضے وہ مراحل اور مسائل جو ضرورت و حاجت کا ذریعہ اختیار کر لیتی ہیں یا ممانعت کی علت یعنی خداع میں نہیں آتی جیسے بیماری کی وجہ سے بالوں کا سفید ہونا یا جس کا علاج ہی سیاہ خضاب طئے ہو جائے، یا بالکل نوعمری یا بچپن ہی میں سفید بال آجائے جو فطرتِ خداوندی کے خلاف ہے، اب اس کی دُرستگی اور اصلاح کے لیے اور اس کو فطرت کے مطابق کرنے کے لیے بطورِ علاج یا بر بناءِ ضرورت سیاہ خضاب کے استعمال کی گنجائش ہونی چاہئے۔

اس حوالہ سے حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب دامت برکاتہم رقمطراز ہیں: قابلِ توجہ بات یہ ہے کہ اگر کسی لڑکے یا لڑکی کے بال بیماری کی وجہ سے پک گئے ہوں؛ حالانکہ عمر طبعی کے لحاظ سے ابھی ان کے بال نہیں پکنے چاہئیں، تو ان کے لیے

خضاب کے استعمال کی اجازت کے بارے میں سوچا جا سکتا ہے؛ کیونکہ شریعت کا مقصد تلبیس سے بچانا ہے اور یہاں خضاب کے ذریعہ وہ اپنی کم سنی کو ظاہر نہیں کرتا بلکہ یہ ظاہر اسے دیکھ کر جو کبر سنی کی غلط فہمی پیدا ہوتی ہے وہ اسے دور کرتا ہے۔[1]

یہ بھی سیاہ خضاب ہے

سیاہ خضاب بازار میں مختلف انداز میں دستیاب ہے۔ سیاہ خضاب چاہے جونسی شکل میں ہو اگر اس سے بال کو سیاہ رنگ نمودار ہوتا ہو وہ شرعاً ناجائز ہوگا۔ اکثر کی یہ غلط فہمی ہے کہ جو سیاہ خضاب ڈائی (dye) کی شکل میں ہو وہ ہی غیر دُرست ہے اگر وہ ہربل ہو یا پاوڈر کی شکل میں ہو اور مہندی کی طرح جھڑ جاتا ہو تو لوگوں کا گمان یہ ہے کہ یہ صحیح ہے کیونکہ بالوں کو نہیں چپکتا بلکہ صرف مہندی کی طرح رنگ چھوڑتا ہے حالانکہ سیاہ خضاب کی یہ صورت بھی ناجائز ہے۔

بعض پیسٹ کی شکل میں ہوتے ہیں جو برش کے ذریعہ بالوں کو لگائے جاتے ہیں اور اس کا اصل مادّہ (Matariyal) ہی سر اور داڑھی کو چپک جاتا ہے یہ سیاہ خضاب کی صورت بھی جائز نہیں ہے۔ لہٰذا سیاہ خضاب چاہے پاوڈر ہو جو صرف گن چھوڑ کر جھڑ جائے یا پیسٹ یا اور کوئی پتلی سیال چیز کی شکل میں ہو سب ناجائز ہی ہے۔ کیونکہ مقصود سیاہ رنگ ہے چاہے جس طریقہ سے آئے۔ عموماً لوگ سیاہ خضاب کی ایک ہی صورت جو بالوں کی چپک جائے ناجائز سمجھتے بقیہ اور صورتیں جس میں پاوڈر ہو اس کو جائز سمجھتے ہیں یہ ایک غلط فہمی ہے بلکہ اگر وہ پاوڈر ہربل (Herbal) یا نیچرل (Natuaral) لکھا ہوا ہو تو گویا وہ دُرست ہے حالانکہ یہ بہت بڑی غلطی ہے ہربل پروڈیکٹ میں کیمیکل کی مقدار ہوتی ہے جس سے بال سیاہ ہوتے ہیں اور یہ سیاہی بالوں

---

(۱) بحث ونظر، فقہی تحقیقات، حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب

کی شریعت میں ناجائز ہے۔

الغرض جس صورت سے بال سیاہ ہوں خواہ خضاب کے ذریعہ ہو کالی مہندی کے ذریعہ ہو پاوڈر ہربل وغیرہ کے ذریعہ ہو وہ ناجائز ہے۔ کیونکہ ممانعت حدیث بالوں کو سیاہ کرنے کی ہے جس سے احتراز کرنا ضروری ہے۔ اس حوالہ سے مفتی جعفر ملی رحمانی صاحب فرماتے ہیں: ''آج کل کے اِس ماڈرن فیشن ایبل ڈائز (Hairdies) ہیئر کلرس (Hair,Colours) جیسے برگنڈی، کلرمیٹ، (Colour Mate) ہائیڈروجن کیمیکلس (Hydrogen, Chemicals) وغیرہ نکلے ہیں، جنہیں دورِ حاضر کے فیشن پرست نوجوان لڑکے اور لڑکیاں بکثرت استعمال کرتی ہیں، اگر یہ سیاہ ہیں تو اِن کا استعمال مکروہِ تحریمی ہیں اور اس کے علاوہ ہیں تو جائز ہے بشرطیکہ اور کوئی مانعِ شرعی موجود نہ ہو۔ (1)

نام بدلنے سے حکم نہیں بدلتا

نیکیوں میں سبقت اور گناہوں سے اجتناب رفتہ رفتہ کم ہوتا جارہا ہے اور لوگ ایک دوسرے سے نیکیوں کو سیکھنے اور نیکیوں کی نقل کرنے کے بجائے گناہوں کی نقل آسانی سے جلد کر لیتے ہیں اور یہ بہانہ بلکہ تائید کے انداز میں یہ بات پیش کی جاتی ہے کہ اب تو یہ عام ہو چکا ہے، جو چیز خلافِ شریعت ہوتی ہے چاہے وہ کتنی ہی عام ہو لوگ اس میں مبتلا ہوں اس کا گناہ ہونا ختم نہیں ہوتا ہے، جیسے بیماری پھیل جائے تو ہم بے فکر نہیں ہوتے، بلکہ مزید علاج معالجہ، احتیاط، پرہیز اور بچاؤ کی تدابیر اپناتے ہیں، اسی طرح ہمیں گناہوں سے متعلق طریقہ کار اپنانا چاہیے۔

علامہ شامیؒ نے شرح عقود رسم المفتی میں یہ صراحت کی کہ "(فهذا) كله صريح فيما قلنا: من العمل بالعرف مالم يخالف الشريعة، كالمكس والربا،

(1) اہم مسائل جن میں ابتلا عام ہے، ج ا ص ۱۴۶

ونحو ذلک"

یعنی عرف پر عمل اس وقت ہوگا جبکہ عرف شریعت کے خلاف نہ ہو اور جو عرف شریعت کے خلاف ہو وہ نا قابل اعتبار ہے کیونکہ شریعت مقدم ہے۔
لوگوں میں ناجائز ٹیکس کی وصولی اور سود اور شراب جیسی گھناؤنی اور گندی بیماریوں پورے عروج پر ہے ایک بڑا طبقہ اس میں ملوث ہے کچھ کیا بلکہ سبھی جانتے ہیں کہ یہ سب چیزیں حرام ہیں قرآن وحدیث میں بڑی سخت وعیدیں بیان کی گئی ہیں۔مگر اس گناہ کا شیوع بہت زیادہ ہے لیکن اس کی وجہ سے یہ ایک رتی اور ذرّہ برابر بھی حلال اور جائز نہیں ہو سکتے۔

ایسے ہی سیاہ خضاب جس کے بارے میں ایک نہیں تین تین مرفوع روایتیں وارد ہوئی ہیں جس میں بڑی سخت وعید آئی ہیں کہ آپ علیہ السلام نے اس شخص کے چہرے کے بارے میں جو سیاہ خضاب استعمال کرتا ہے اللہ اس کے چہرہ کو قیامت کے دن سیاہ فرمائیں گے اور آخرت اور قیامت کے دن کی سیاہی بڑی ناکامی اور بدبختی و بدنصیبی کی علامت ہوگی ایسے ناجائز گناہ کو لوگوں کے بہت استعمال سے حلال اور جائز سمجھ جانا بہت بڑی غلطی ہے اور یہ غلطی یا تو ذخیرۂ حدیث سے ناواقفیت کی وجہ سے ہوگی یا بیجا تاویل کرنے سے ہوگی یا پھر جانتے ہوئے اس کو استعمال کرنا اور بھی زیادہ آخرت کے لیے نقصاندہ ثابت ہوگا۔دنیا کے چند مستعار دن کے لیے عارضی اور مصنوعی خوبصورتی اختیار کرنا ابدی ودائمی آخرت کے لیے بُرے انجام کا ذریعہ ہوگا۔اللھم احفظنا منہ۔

سب سے پہلے سیاہ خضاب کا استعمال

کلبی نے ذکر کیا کہ سب سے پہلے بالوں کو سیاہ خضاب عبدالمطلب بن ہاشم نے کیا ہے اور سب سے پہلے داڑھی کو سیاہ خضاب لگانے والا فرعون ہے۔

اوّل من صبغ لحیته بالسواد ففرعونُ موسیٰ علیه السلام۔[1]

سیاہ خضاب اور کیمیکل والے رنگوں کے نقصانات

جو بال قدرتی سیاہ ہوتے ہیں ان میں کشش اور حسن ہوتا ہے کیونکہ وہ فطری خوبصورت ہوتے ہیں۔لیکن بال اگر کسی چیز کے ذریعہ سیاہ کیئے جائیں تو وہ اپنا قدرتی حسن کھودیتے ہیں جس میں تغیر خلق بھی ہے اور اس مصنوعی سیاہی جلد اور جسم انسانی کے لیے سخت نقصاندہ ہے۔مصنوعی سیاہ خضاب کے ذریعہ جلد سخت ہوگی اور جلد میں خارش اور الرجک پیدا ہوگی چونکہ کیمیکل جس میں تیزابیت ہوتی ہے وہ صرف بالوں تک محدود نہیں رہتی ہے بلکہ اس کا اثر کھوپڑی، چہرہ گردن اور آنکھوں تک کو متاثر کردے گا۔ رپورٹ درج ذیل ہے:

Hair dyes causing allergic reactions is not uncommon especially because permanent hair dyes contain paraphenylenediamine which is a common allergen. People who have contact dermatitis are particularly prone to reactions because of the PPD and oher chemicals presnt in dyes. People with skin conditions like eczema and psoriasis should also refrain from using hair dyes to colour their hair. in milder cases, permanent dyes can cause itching, skin irritation, redenss, or swelling on your scalp or oher sensitive areas like

(۱) مصنف ابن شیبہ،۱۲/۵۵۶، جامع فی أحکام اللحیة: یہ روایت ضعیف ہے

your face and neck.

مصنوعی خضاب سے الرجک کا ہونا عام ہے کیونکہ مستقل خضاب لگانے سے موجودہ کیمیکل کے ذریعہ الرجک پیدا ہوتی ہے، جن لوگوں کو جلد کی سوزش ہوتی ہے خاص طور پر وپی پی ڈی کے اثر کے شکار ہیں اور دیگر کیمیکل سے بھی بچیں جو کہ خضاب میں ہوتا ہے۔ جن لوگوں کی جلد نازک ہوتی ہے وہ بالوں کے (مصنوعی) خضاب سے ضرور بچیں۔ اگر جلد نرم ونازک ہوتو مستقل خضاب کے ذریعہ کھجلی اور جلد کی سوزش، سرخی سوجن اور ورم پیدا ہوتا ہے جسم کے نازک حصوں پر جیسے سر اور چہرہ اور آنکھ وغیرہ پر

ایک دوسری رپورٹ میں ہے کہ

Hair dyes aggravate asthama because of the persulfates present in them. Continues inhalation of these chemicals leads to chughing, wheezing, lung inflammation, throat disconfort, and also asthama attacks.

''بالوں کے خضاب کے ذریعہ استماشروع ہوتا ہے اس کیمیکل کی وجہ سے جو مصنوعی رنگ میں ہوتا ہے مسلسل ان کیمیکل کے ذریعہ سانس لینے سے کھانسی گھبراہٹ، سوزش اور گلے کا انفیکشن ہوتا ہے۔''

یہ وہ رپورٹ ہے جس میں خضاب کے ذریعہ پہنچنے والے نقصان کو نمایاں کیا گیا ہے۔ جو واقعی مسلسل استعمال سے کیمیکل کے ذریعہ مختلف قسم کی بیماریوں پیدا ہوتی ہے۔

سیاہ خضاب طبی نقطہ نظر سے

مصنوعی سیاہ خضاب جس میں کیمیکل کی ملاوٹ ہوتی ہے تحقیق کے مطابق جسم کے لیے بہت نقصاندہ ثابت ہوتی ہے اور یہ بات بدیہی ہے کہ غیر قدرتی کا مستقل

استعمال ضرور کچھ نہ کچھ اپنے منفی اثرات رکھتا ہے جو رفتہ رفتہ بیماریوں کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں۔

"In the most extreme case, anaphylactic shock can accur (Life-threatening kind of allergic reaction) in people who are extremely allergic to hair dye and can even lead to death, "says A.M. Jayaraman, Senior dermatologist, who guided a research programme on the effects of using hair dye when he was at stanley medical college. The study, done some years ago, indicated that 10-15 percent of people who used hair dye was allergic to it, he adds. Statistically, this is a significant figure, and indicates that one needs to spread awareness about the side effects of using chemical products to dye the hair, Dr. Jayaraman says.

Prolonged use of hair dyes can also cause, in the long run, cancer of the scalp, and of the bladder Dr. Pandian says para phenyline diamine, the primary agent in the hair dye product is a nephrotoxic, effecting the kidneys. PPD is what

abbsorbs sunlight and provides the rich black sheen to hair. Al low percentage of PPD (under 2.5) on the label would indicate a better product. He also stress that is importantr to check the label for presence of ammonia in the hair dye. "Ammania is a Strict no-no. It is what cause the allergy.

ڈاکٹرس کی ریسرچ کے مطابق کبھی سخت قسم کی حالت پیش آتی ہے کہ موجود کیمیکل کی وجہ سے ایک شدید جھٹکا لگتا ہے، جلد کی الرجک کی وجہ سے اور کبھی یہی موت کا بھی ذریعہ بن کر جان لیوا ثابت ہوتی ہے۔ جیسا کہ ڈاکٹر ایم اے جیارمن سینئر ماہر امراض جلد کا کہنا ہے جو برابر خضاب کے منفی اثرات اور نقصاندہ چیزوں پر تحقیق کررہے ہیں۔ ان کا مزید کہنا ہے کہ چند سال پہلے کی تحقیق سے یہ بات واضح ہو چکی کہ 10-15 فیصد لوگ جو سیاہ خضاب (کیمیکل) کا استعمال کرتے ہیں وہ الرجک سے متاثر ہوتے ہیں۔ اور تقریباً یہ اعداد وشمار ممکنہ ہیں کہ ہر ایک کو ضرورت ہے کہ (Dye) سیاہ خضاب کے مضر اثرات کے بارے میں عوام میں شعور بیدار کرے۔

ایک اور ریسرچ یہ ہے کہ سیاہ خضاب کا طویل مدت استعمال کرنا سر اور مثانے کے کینسر کا اندیشہ ہے۔

ڈاکٹر پنڈائن کا کہنا کہ خضاب میں شامل کیمیکل ہوتے جو استعمال کے ذریعہ گردوں کو متاثر کرسکتے ہیں۔ PPD (جو ایک میڈیکل اصطلاح ہے) سورج کی شعاعوں کو جذب کرکے بالوں کی سیاہی کو دیتی ہے۔ جس میں PPD کی مقدار کم ہو وہ بہتر پروڈیکٹ سمجھا جاتا ہے اس لیے خضاب لینے سے پہلے پروڈکٹ دیکھنا چاہئے۔

یہ ایک ڈاکٹر کی تحقیق اور ریسرچ ہے کہ کیمیکل خضاب کے ذریعہ اہم اعضاء کونقصان ہوسکتا ہے چاہے وہ کتنا ہی ہربل اور نیچرل پروڈکٹ ہو بغیر کیمیکل کے نہیں بنایا جاتا اور یہ بات چڑھتے سورج کی طرح روشن اور واضح ہے کہ خلافِ شریعت اور خلافِ سنت میں میں آخرت میں تو نقصان ہی ہوگا مگر دنیوی نقصانات بھی اٹھانا پڑے گا۔کئی ایسی چیزیں جوشرعی اعتبار سے ممنوع ہیں وہ طبی اعتبار سے بھی نقصاندہ ہے لیکن ایک مسلمان کی نظر میں طبی چیزوں اور میڈیکل ریسرچ سے زیادہ اہمیت شرعی حکم کی ہوتی ہے اگر وہ جائز اور پسندیدہ ہے تو بسروچشم قبول ہے ہے اگر وہ شرعاً ناجائز ہے تو ہرگز اختیار نہیں کیا جاسکتا ہے۔

☆ نیز سیاہ خضاب لگانے سے کینسر کا مرض جلد لاحق ہوتا ہے۔

چنانچہ امریکہ نیشنل انسٹی ٹیوٹ کے سائنس والوں کی تازہ ترین تحقیق کے مطابق بالوں کو سیاہ کرنے کے لیے استعمال کیئے جانے والے خضاب (ہیرڈائی) میں ایک جزو شامل ہوتا ہے جس کی وجہ سے کینسر کا مرض لاحق ہوسکتا ہے۔آج سے چند برس پہلے کیلی فورنیا یونیورسٹی کے ایک سائنس والوں نے ایسے خضاب کے بارے میں جس خدشہ کا اظہار کیا تھا' آج امریکی انسٹی ٹیوٹ کی تحقیق نے اس کی توثیق کردی ہے۔

بالوں کی کیمیائی رنگ اور خضاب سے چھاتی اور اور بیضہ دانی کے سرطان کا خطرہ بڑھ جاتا ہے'لہٰذا خواتین کوایسے کیمیائی خضاب کے استعمال سے گریز کرنا چاہئے'ان کی جگہ مہندی وغیرہ استعمال کرلیں۔ (۱)

☆ بالوں کے سفید ہونے کے بعد سیاہ خضاب اچھا بھی نہیں لگتا اس کے ساتھ آدمی عجیب سا لگتا ہے۔

چنانچہ ڈاکٹر ثمرین فرید لکھتی ہیں:

---

(۱) اسلام صحت اور جدید سائنس تحقیقات

سفید ہوتے ہوئے بالوں کو رنگنے کے لیے اچھے اور مناسب معیار کے ہیئر کلر استعمال کریں، بڑھتی عمر کے ساتھ جلد پتلی ہوجاتی ہے اور اس پر کالے رنگ کی ڈائی مناسب نہیں لگتی۔ (۱)

تحقیقات سے معلوم ہوتا ہے کہ جو عورتیں پچیس سال سے زیادہ عرصہ سے روزمرہ یہ کلر استعمال کرتی رہی ہیں، ان میں اس مرض یعنی کینسر کا خطرہ بہت زیادہ رہا ہے۔ (۲) بال جھڑنا شروع ہوجاتے ہیں۔ (۳)

نوجوان خوب یاد رکھیں!

اکثر نوجوان کو یہ شوق ہوتا ہے کہ ان کے بال بھورے یا سنہری ہوجائیں، اس سلسلہ میں وہ مختلف ٹیوبیں استعمال کرتے ہیں، خضاب، وسمہ، مہندی کے ساتھ ہائیڈروجن کے بھی لگائی جاتی ہے جس کی وجہ سے بال وقتی طور پر سنہری اور خوبصورت ہوجاتے ہیں لیکن ان سب رنگوں کا بالآخر نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ بال گرنے شروع ہوجاتے ہیں، یہ عمل بالوں کی جڑوں کو کمزور کردیتا ہے کیونکہ ان رنگوں میں تیز کیمیائی اجزاء ہوتے ہیں، نیز قبل از وقت سفید ہونا شروع ہوجاتے ہیں اور بعض کیمیائی اجزاء کے سر میں جذب ہونے کی وجہ سے جسم میں رعشہ اور اعصابی درد شروع ہوجاتا ہے۔

اور ان رنگوں کا استعمال کرنا درجِ ذیل وجوہات کی بناء پر درست نہیں۔

(۱) اکثر نوجوان مغربی تہذیب کی تقلید میں اپنے بالوں کو رنگتے ہیں۔

(۲) اس میں ضیاعِ مال اور ضیاعِ وقت ہے۔

(۳) زیب و زینت اور فیشن میں غلو ہے۔

---

(۱) خواتین کی صحت، ۳۶۶

(۲) ماہنامہ الصحیۃ والطب، شمارہ ۴، ۲۷، ۲۰۰۴ء

(۳) مستفاد:۔ فتاویٰ دارالعلوم زکریا ۷، ۴۱۳۔ ۷، ۴۱۵۔ زیب و زینت کے شرعی احکام ۱۰۲، ۱۰۲۔ ۱۰۳

(۴) اس میں تشبیہ بالکفار والفساق ہے۔

(۵) سنت کے خلاف ہے؛ بلکہ وعید کا ذریعہ ہے۔

بناء بریں نوجوانوں کو اس فیشن اور مغربی تہذیب کی تقلید سے اجتناب کرنا چاہئے۔[۱]

عورت کا سیاہ خضاب یا کالی مہندی لگانا

اس میں بھی فقہاء کرام کے دو قول ہیں:

پہلا قول، مکروہِ تحریمی کا۔ چونکہ احادیث میں سیاہ خضاب استعمال کرنے کی ممانعت صراحۃً وارد ہوئی ہے اس میں مرد وعورت دونوں کے لیے ایک ہی حکم ہے کسی کی تخصیص نہیں، بناء بریں عورتوں کو سیاہ خضاب لگانا یا سیاہ مہندی استعمال کرنا دُرست نہیں ہے مکروہِ تحریمی ہے۔[۲]

دوسرا قول اور بعض فقہاء کرام نے عورتوں کے لیے کالے خضاب کی اجازت دی ہے:

أماخضاب المرأة شعرهالتزين لزوجهافقداجازه قتادة۔[۳]

ورخص فيه اسحاق بن راهويه للمرأة تتزين به لزوجها۔[۴]

"ان الكراهة خاصة بالرجال دون النساء، فيجوز ذلك للمرأة لأجل زوجها"۔[۵]

---

(۱) مستفاد: فتاویٰ دارالعلوم زکریا، ۷/۴۱۷۔۷/۴۱۸

(۲) دیکھئے فتاویٰ دارالعلوم زکریا، ج۷/۱۳۔۷آپ کے مسائل اور اُن کا حل: ۳۸۰/۸

(۳) مصنف عبدالرزاق، ۱۱/۱۵۵۔ تکملہ فتح الملہم، ج۴/۱۵۰

(۴) المغني لابن قدامة، فصل يكتحل وتارة يدهن غبا وينظر في المرأة: ۱/ ۶۹

(۵) فتح الباري: ۶/۴۴۶

نیز حماد بن سلمہ اُمِ شعیب کے حوالہ سے نقل کرتی ہیں کہ جب انہوں نے حضرت عائشہؓ سے سوال کیا بالوں کو سیاہ کرنے کے بارے میں حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ اگر میرے پاس کوئی چیز ہوتی تو میں اپنے بالوں کو سیاہ کرتی۔

قالت: لوددت أن عندي شيئا سودت۔ (۱)

حضرت گنگوہیؒ نے بھی مرد کی قید لگائی ہے، معلوم ہوا کہ عورتوں کے لیے درست ہے، چنانچہ تحریر فرماتے ہیں سیاہ خضاب مرد کو دُرست نہیں ہے کسی بھی وجہ سے۔ (۲)

حضرت مفتی تقی عثمانی صاحب نے بھی جائز فرمایا ہے۔ چنانچہ عصرِ حاضر کے پیچیدہ مسائل میں مرقوم ہے: عورت کے لیے کالے خضاب کا استعمال دُرست ہے۔ (۳)

لیکن چونکہ احادیث مطلق ہیں اور فقہاء کرام بھی اکثر عام ہے اس لیے احتیاط کرنا ہی بہتر ہے۔

البتہ بعض حضرات نے تطبیق دیتے ہوئے یہ بیان فرمایا کہ سیاہ خضاب یا کالی مہندی کا استعمال عورت اگر اپنے آپ کو کم عمر اور جوان ظاہر کر کے دھوکہ دینا مقصود ہو تا کہ بوڑھی عورت جوان نظر آئے تو یہ بکلی ناجائز اور حرام ہے۔ اور اگر اس سے کسی کو دھوکہ دینا مقصود نہ ہو، بلکہ میاں بیوی کا معاملہ ہو، شوہر کو خوش کرنے کے لیے بیوی اس کی خواہش پر بطورِ سند نہیں خالص سیاہ رنگ کا خضاب لگائے تو اس کی بھی گنجائش ہے۔ (۴)

---

(۱) شرح السنة للبغوي: ۱۲ / ۹۴، المكتب الاسلامي، بيروت

(۲) فتاویٰ رشیدیہ: ۵۸

(۳) ۳۹۸/۲

(۴) تفصیل کے لیے دیکھئے۔ کفایت المفتی: ۱/۶۷۔ فتاویٰ دار العلوم زکریا، ۷/۲۱۶، مرقاۃ ۸/۳۰۴۔ کتاب النوازل ۵/۵۳۹)

عورتوں کا بالوں میں کالی پالش لگانا

اگر عورتیں اپنے شوہروں کے لیے زیب وزینت کی غرض سے کالی مہندی یا خضاب لگائیں تو شرعاً اس کی گنجائش ہے اور چوں کہ یہ محض رنگ ہوتا ہے اس لیے اس کے لگانے سے وضو یا نماز میں کوئی خرابی نہیں آئے گی۔[۱]

بالوں کو کالا کرنے کے لیے سرخ مہندی یا مقوی تیل لگانا

بالوں کا رنگ بدلنے کے لیے سرخ مہندی یا مقوی تیل استعمال کرنا (جس سے دھیرے دھیرے سفید بال کالے ہو جائیں) مرد وعورت دونوں کے لیے جائز ہے۔ کیونکہ یہ نہ دھوکہ ہوگا اور نہ حدیث کے وعید میں آئے گا۔[۲]

کالا خضاب اور کالی مہندی لگانے والے کی نماز

جو شخص بلا کسی شرعی عذر کے کالی مہندی لگاتا ہو تو اس کا یہ عمل مکروہ ہے اور ایسے شخص کی امامت مناسب نہیں ہے؛ لیکن یہ بات صحیح نہیں ہے کہ کالی مہندی لگانے سے سرے سے نماز ہی نہیں ہوتی' کالی مہندی اور کالے خضاب کے ساتھ نماز دُرست ہو جائے گی' گو کہ یہ عمل شریعت اور حدیث کے خلاف ہے۔[۳]

خضابی کنگھی

بالوں میں خضاب کے لیے اب بازاروں میں خضابی کنگھیاں دستیاب ہیں' جن کے اندرونی حصے میں مختلف رنگ کے کیمیکل بھرے ہوتے ہیں اور آسانی سے مطلوبہ

---

(۱) مستفاد: کتاب النوازل، ۱۵/۵۴۳

(۲) مستفاد: کتاب النوازل، ۱۵/۵۴۵

(۳) کتاب النوازل، ۱۵/۵۴۰

بالوں میں لگ جاتے ہیں۔ ان کنگھیوں کے استعمال کا بھی وہی حکم ہے جو خضاب کا ہے کہ سیاہ خضابی کنگھی ممنوع ہوگی اور دوسرے رنگ کی خضابی کنگھی کے استعمال کی اجازت ہوگی۔

حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب تحریر فرماتے ہیں: جو حکم سیاہ خضاب کا ہے وہی سیاہ خضابی کنگھی کا ہے' جو اس زمانے میں ایجاد ہوتی ہے' جس طرح دوسرے رنگ کے خضابوں کا استعمال درست ہے اسی طرح اسی رنگ کی خضابی کنگھی کا استعمال بھی درست ہے۔ (۱)

بعض خضاب (Dye) مانع وضو اور غسل

بعض سیاہ خضاب (Dye) جو پاؤڈر اور پیسٹ کی شکل میں ہوتے ہیں جو براہِ راست بالوں کو چپک جاتے ہیں' مہندی کی طرح رنگ ہی نہیں چھوڑتے بلکہ اصل مادّہ (Mataral) بال سے لگ کر سوکھ جاتا ہے' جس کی وجہ سے پانی اصل بالوں تک نہیں پہنچ سکتا اور اکثر لوگ اس قسم کی (Dye) میں مبتلا ہیں' ان کی نمازیں' وضو' غسل اور عبادات کا کیا حال ہوگا۔

خود ہی تجربہ کرلیں کہ (Dye) خضاب کے پاؤڈر کو پانی میں بھگو کر کسی آئینہ پر لگائیں جب سوکھ جائے تو اندازہ ہو جائے گا کہ اسی طرح مادّہ (Dye) کا بالوں کو چپک جائے گا اور یہ وضو اور غسل کے پانی کو بالوں تک پہنچنے سے روکے گا اور یہ وہ خضاب جس کا لوگوں میں عموماً رواج ہے اور احساس بھی نہیں رہا کہ وضو اور غسل تک جیسے پاکی و ناپاکی کا معاملے خطرہ میں ہے۔

اور یہ بات واضح رہے کہ اگر کالی مہندی بالوں میں رنگ چھوڑ کر جھڑ جائے تب بھی ناجائز ہے کیونکہ حدیث میں ممانعت "اجتنبوا السواد" سیاہ رنگ کے خضاب سے منع کیا

---

(۱) عورتوں کا لباس ۸۱۔ زیب و زینت کے شرعی احکام ۱۰۶

گیا ہے۔ چاہے وہ کسی بھی طریقے سے حاصل ہو۔

چنانچہ خضاب کے معاملے میں سیاہ خضاب سے احتراز بے حد ضروری ہے، جسمانی نقصانات تو علیحدہ رہے شرعی اعتبار سے اتنا بڑا نقصان ہوگا کہ وضو اور غسل ہی نہیں ہوا تو باقی عبادات کیسے صحیح ہوں گے اور دُعاؤں کی قبولیت کیسے ہوگی۔ یہ وہ بنیادی چیزیں ہیں جن پر توجہ دینا اور فی الفور چھوڑنا ضروری ہے۔

البتہ کالا کیش تیل لگانے یا کالی پالش کسی نے لگالی ہو تو اس پر سے وضو و غسل ہو جائے گا اور نماز بھی صحیح ہو جائے گی۔

کالی مہندی بنا کر فروخت کرنا

عام حالات میں مردوں کے لیے کالی مہندی کا استعمال مکروہ ہے؛ لیکن کالی مہندی بنا کر اس کا کاروبار کرنا حرام نہیں ہے، کیونکہ بعض صورتوں میں اس کا استعمال جائز بھی ہوتا ہے، جیسے جہاد میں جانے والوں کے لیے، بیماری یا عذر کی بناء پر وغیرہ۔

لہٰذا اس کے کاروبار کو مطلق ناجائز نہیں کہا جائے گا اور اس کی کراہت استعمال کرنے والے کی حد تک ہی محدود رہے گی، آمدنی ناجائز نہ ہوگی۔

لا بأس ببيع العصير والعنب ممن يتخذ خمرا، وهو قول ابراهيم؛ لأنه لا فساد في قصد البيع؛ فإن قصده التجارة بالتصرف فيما هو حلال لاكتساب الربح، وإنما المحرم قصد المشتري اتخاذ الخمر منه۔[1]

سر میں سخت کھجلی کی بناء پر کالا خضاب لگانا

بلا کسی عذر کے کالا خضاب لگانا مکروہ ہے؛ لیکن خارش کے عذر کی وجہ سے کالا خضاب لگانا پھر اس کی وجہ سے خارش کا فائدہ بھی ہونا تو یہ بطورِ علاج استعمال کرنا ہوگا جو

(۱) المبسوط للسرخسي: ٢٤/٦، دار المعرفة، بيروت، كتاب النوازل: ١٥/٥٤١

مکروہ نہیں بلکہ جائز ہوگا جیسے دُشمن کو رُعب ڈالنے اور بیوی کو خوش کرنے کے موقع پر گنجائش نکلتی ہے۔

البتہ بہتر اور افضل یہ ہے کہ خارش کے لیے کوئی متبادل دوسرا علاج ممکن ہو تو وہی علاج اختیار کیا جائے تاکہ دیکھنے والوں کو بلاعذر کالا خضاب لگانے کا شبہ نہ ہو۔

ان التداوی بالمحرم لایجوز فی ظاهر المذهب...... وفی النهایة عن الذخیرة یجوز ان علم فیه شفاء ولم یعلم دواء اخر۔ (۱)

سفید خضاب

اپنی عمر زیادہ دکھانے یا کسی منصب کے حصول یا اپنی تعظیم اور احترام کرانے یا اپنی حدیث قبول کرانے کے لیے اور دوسروں کو یہ تصور دینے کے لیے کہ وہ بڑے بڑے مشائخ سے مل چکا ہے یا اس طرح کے کسی اور مقصد سے سفید خضاب (مثلاً کندھک وغیرہ) استعمال کرنا مکروہ ہے۔ لیکن اگر یہ مقصد نہیں محض اظہارِ ضعف ہو تو مکروہ نہیں۔ (۲)

ہیئر ڈریسنگ سیلو والوں کا خضاب لگانا

مسئلہ :۔ بعض لوگ یہ سوال کرتے ہیں کہ وہ ہیئر ڈریسنگ سیلون یعنی اصلاحِ گیسو کی دُکان چلاتے ہیں اُس دکان میں ایسے لوگ آتے ہیں جو خضاب لگایا کرتے ہیں بعض لوگ مہندی لگانے کو کہتے ہیں اور بعض لوگ سیاہ خضاب؛ یعنی سفید بالوں کو کالا کرنے کو کہتے ہیں جو شرعاً منع ہے اگر ہم اُن کو سیاہ خضاب نہ کریں تو وہ ہمارے ہاں

---

(۱) معارف السنن، ۶/ ۲۷۷۔ شامی: ۳/ ۲۱۱، دار الفکر، بیروت مستفاد: فتاویٰ قاسمیہ ۲۳/ ۶۱۲۔ ۲۳/ ۶۱۳

(۲) حاشیہ العدوی: ۲/ ۵۸۳۔ الموسوعة الفقهية اصطلاح اختضاب۔ زیب و زینت کے شرعی احکام ص ۱۰۵

بال بھی نہیں کٹائیں گے، پھر ہمارا نقصان ہوگا اور کاروبار بھی نہیں چلے گا، تو ہم اس صورت میں کیا کریں؟ تو جواباً عرض ہے کہ: بالوں میں مہندی لگانا جائز ہے اور سیاہ خضاب لگانا مکروہِ تحریمی ہے، حدیثِ پاک میں اس کی ممانعت آئی ہے البتہ سیاہی مائل سُرخ، سنہرے، یا چاکلیٹی رنگ کے خضاب لگا سکتے ہیں بشرطیکہ ان کے لگانے سے بالوں پر تہہ نہ جمتی ہو، جو بالوں تک پانی کے پہنچنے سے مانع ہو، اس لیے ہیئر ڈریسنگ سیلو چلانے والے حضرات سیاہ خضاب لگانے سے بچیں اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھیں، اللہ نقصان کو اضافہ کے ساتھ پورا کردے گا، نیز اس بات کی بھی گنجائش ہے کہ ہیئر ڈریسنگ سیلو والے سیاہ خضاب لگانے والوں سے کہیں کہ: ہمارے پاس سیاہ خضاب نہیں ہے، اگر اس کے بجائے آپ فُلاں کلر استعمال کریں، تو آپ کو موزوں محسوس ہوگا، اس طرح شرعاً ہیئر سیلون والے بھی ایک گناہ سے بچ جائیں گے۔[1]

---

(۱) اہم مسائل جن میں ابتلاءِ عام ہے، ۸/۳۰۵۔۸/۳۰۶

فہرست مراجع

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	مکتبہ
	احادیث		
۱	صحیح البخاری	الإمام الحافظ محمد بن اسماعیل البخاری	المطبعة السلفية ، القاهرة
۲	صحیح مسلم	الإمام ابو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری	دار احیاء التراث العربی ، بیروت
۳	الجامع الصحیح للترمذی	ابو عیسی محمد بن عیسی بن سورة الترمذی	المکتبة الاسلامیه
۴	سنن ابی داؤد	سلیمان بن الاشعب السجستانی الأزدی	دار احیاء السنة النبویة، بیروت ، لبنان
۵	سنن النسائی	ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب النسائی	دار احیاء التراث العربی ، بیروت

٦	سنن ابن ماجة	ابو عبد الله محمد بن یزد القزوینی	دار احیاء التراث العربی
٧	السنن الکبری لبیهقی	ابو بکر احمد بن الحسین بن علی البیهقی	الطبعة الأولی عام ١٣٤٤ھ، مطبعة مجلس دائرة المعراف النظامیة بحیدر آباد
٨	المستدرک	محمد بن عبد الله المعروف بالحاکم	طبعة : ١٣٩٨، دار الفکر، بیروت
٩	مسند الإمام احمد بن حنبل	الإمام احمد بن حنبل	الطبعة الثانیة : ١٣٩٨، المکتب الاسلامی، بیروت

۱۰	مصنف ابن ابی شیبہ	عبد اللہ بن محمد بن أبی شیبہ	الطبعة الأولی، ۴۰۰، سنسنة مطبوعات الدار السنفیة
۱۱	المصنف	عبد الرزاق بن همام الصنعانی	الطبعة الثانیة: ۱۳۹۱، المکتب الاسلامی، بیروت
۱۲	جامع الصغیر للسیوطی	العلامة السیوطی	
۱۳	الطب النبوی	أبو نعیم الأصفهانی	دار ابن حزم، بیروت، الطبعة الأولی: ۲۰۰۶م
	شروحات		
۱	فتح الباری	ابن حجر	دار المعرفة، بیروت، ۱۳۷۹ھ

۲	عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، باب الجعد	محمود بن احمد العینی بدر الدین أبو محمد	دار الاحیاء التراث العربی، بیروت
۳	نیل الأوطار	محمد بن علي بن محمد بن عبد الله الشوكاني اليمني	دار الحديث، مصر، الطبعة الأولى : ١٤١٣هـ ١٩٩٣م،
۴	شرح النووی علی مسلم	أبو زكريا محي الدين يحيٰ بن شرف النووي	دار احياء التراث العربی،بیروت
۵	مصباح الزجاجة	البوصیری	دار العربية، بيروت.
۶	تحفة الأحوذی	عبد الرحمن المبارکفوری	دار الكتب العلمية، بيروت.
۷	مرقاة المفاتیح	علی بن سلطان القاری	دار الفکر،بیروت.
۸	تکمنه فتح الملهم	شبير أحمد العثماني - محمد تقي الدين العثماني	دار إحياء التراث العربي

۹	جمع الوسائل في شرح الشمائل	نور الدين ملا علي بن سلطان محمد الهروي القاري	المطبعة الشرفية- مصر
۱۰	بذل المجهود	الشيخ خليل أحمد السهارنفوري	دار البشائر الإسلامية
۱۱	معارف السنن	العلامة محمد أنورشاه الكشميري-محمد يوسف بن محمد زكريا الحسيني البنوري	ايج-أيم-سعيد كمبني-كراتشي
	فقہ وفتاوی		
۱	رد المحتار	محمد أمين بن عمر عابدين الشامي	دار الفكر، بيروت
۲	الفتاوى الهندية في مذهب الإمام أبي حنيفة	الشيخ نظام وجماعة من علماء الهند الأعلام	دار إحياء التراث العربي ، بيروت
۳	تاج العروس	المرتضى الزبيدى	دار الهداية، مصر.
۴	المبسوط للسرخسي	السرخسي شمس الدين	دار المعرفة ، بيروت

۵	مجلة الشريعة والدراسات الاسلامية	مجلس النشر الجامعي بجامعة الكويت	
۶	الجامع في احكام اللحية	علي بن أحمد بن حسن الرازحي	دار الآثار
۷	الموسوعة الفقهية الكويتية	وزارة الأوقاف والشئون الإسلامية- الكويت	وزارة الأوقاف والشئون الإسلامية- الكويت
	اردو کتابیں		
۱	چند اہم عصری مسائل	مفتی زین الاسلام قاسمی الہ آبادی	،مکتبہ دار العلوم دیوبند
۲	درسی وتعلیمی اہم مسائل جن میں ابتلاء عام ہے	مفتی محمد جعفر ملی رحمانی	دار الافتاء جامعۃ اسلامیہ اشاعت العلوم اکل کوا، مہاراشٹر، انڈیا
۳	فتاوی قاسمیہ	،مفتی شبیر احمد صاحب قاسمی	فرید بکڈپو
۴	فتاوی محمودیہ	مفتی محمود الحسن گنگوہی	ادارۃ الصدیق، ڈابھیل

۵	فتاویٰ دار العلوم زکریا	مفتی رضاء الحق	المکتبۃ الاشرفیہ، بدیوبند
۶	قاموس الفقہ	مولانا خالد سیف اللہ رحمانی	کتب خانہ نعیمیہ
۷	اصلاح الرسوم	حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ	مکتبہ رحمانیہ، لاہور
۸	بالوں، ناخنوں اور مہندی وخضاب کے احکام	مفتی غفران صاحب، راولپنڈی	ادارہ غفران
۹	خصائل نبوی	شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا صاحب	کتب خانہ نعیمیہ
۱۰	زیب و زینت کے شرعی احکام	محمد عارف جمیل قاسمی مبارکپوری	مکتبہ علمیہ، دیوبند
۱۱	آپ کے مسائل اور اُن کا حل	حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی	مکتبہ لدھیانوی
۱۲	کتاب النوازل	مفتی محمد سلمان منصور پوری	المرکز العلمی للنشر والتحقیق، لال باغ، مرادآباد
۱۳	سہ ماہی بحث ونظر	(مدیر) حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب	المعہد العالی الاسلامی (حیدرآباد)

۱۴	امدادالفتاویٰ جدید مطول	حکیم الامت اشرف علی تھانویؒ	مکتبہ اشرفیہ
۱۵	جدید جنسیات وزیبائش کے شرعی احکام	مفتی عبدالمعبود قاسمی	کتب خانہ نعیمیہ

وہ زمانہ میں معزز تھے مسلماں ہوکر اور ہم خوار ہوئے تارکِ قرآن ہوکر

(علامہ اقبالؒ)

بزرگوں کی سرپرستی میں قائم کردہ، شعبہ حفظ وناظرہ وعالمیت کا ادارہ

المعہد الاسلامی ورنگل

ایل۔بی۔نگر ورنگل

تعارف

المعہد الاسلامی 2015ء یکم نومبر کو اس ادارہ کی ابتداء ہوئی
اس میں شعبۂ حفظ وناظرہ اور شعبۂ عالمیت کے طلبہ زیرِ تعلیم ہیں۔
یہ نوخیز ادارہ اپنی منزل کی جانب گامزن ہے۔

مقاصد

شہر ورنگل کے ہر گھر کا کوئی نہ کوئی فرد دینی تعلیم خصوصاً حفظِ قرآنِ مجید سے آراستہ ہوجائے۔
حفظِ قرآنِ مجید پر احادیثِ مبارکہ میں ذکر کردہ انعامات وفضیلتوں پر یقین رکھتے ہوئے
اپنے نونہالوں کو قرآن وحدیث کی تعلیم سے منور کریں جیسے وہ دل ویران ہے جس میں
قرآن کا کوئی حصہ نہیں، یقیناً وہ فیملی اور خاندان قرآنِ مجید کی برکتوں سے محروم ہے جس کا
کوئی بچہ حافظِ قرآن نہیں، داخلے جاری ہیں، اپنے بچوں کے روشن مستقبل کیلئے رابطہ کریں
خصوصاً جو لڑکے

انگلش میڈیم سے II III IV V پڑھ چکے ہوں ان کیلئے
سنہری موقع ہے کہ حافظِ قرآن بنائیں اور حفظ کے بعد انگلش تعلیم کو جاری رکھیں۔

رابطہ کیلئے مفتی محمد زکریا 7842706309